http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۳۰ ذیقعدہ تا ۴ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ مارچ ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۴۳

مشاہیر اسلام کی ذہانت و فطانت

سینٹرل جیل حیدرآباد میں قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیاں

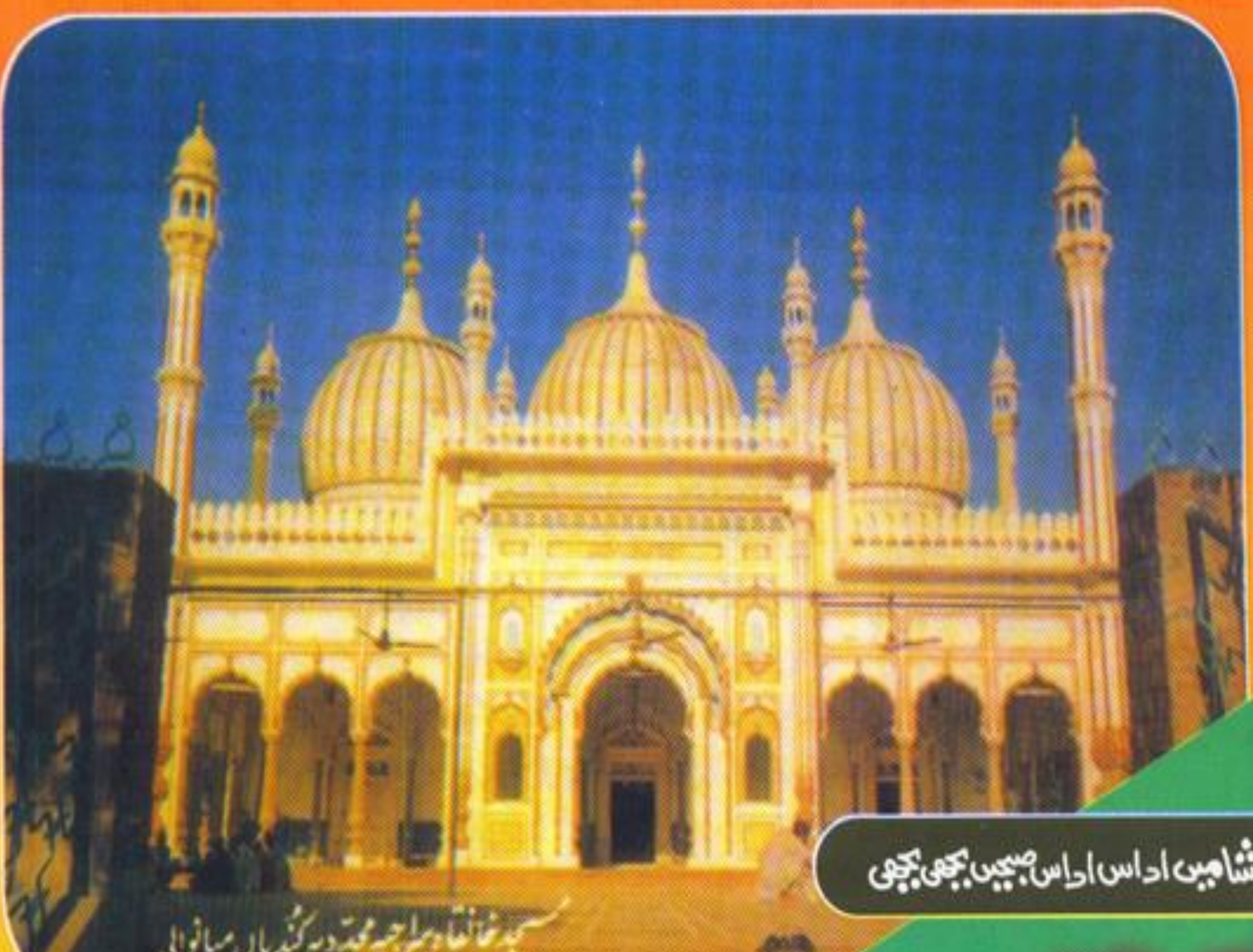

مسجد خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں میانوالی

شامیں اداس اداس صبحیں بجھی بجھی

آہ! حضرت حافظ محمد عابد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حج کرنے کا آسان طریقہ

قیمت: ۵ روپے

منیٰ کی حدود سے باہر قیام کیا تو حج ہوا یا نہیں:

س:...... جدہ سے بہت سے افراد حج گروپ کا انتظام کرتے ہیں جو مقررہ معاوضے کے عوض لوگوں کے خیمے (رہائش) خوراک اور ٹرانسپورٹ کا انتظام کرتے ہیں اور حج کراتے ہیں۔ اس بار میں نے اپنی فیملی کے ہمراہ ایسے ہی ایک ادارے سے مقررہ رقم دے کر بکنگ کرائی' منیٰ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ان کے خیمے حکومت کی بنائی ہوئی منیٰ کی حدود کے عین باہر ہیں' اب ایسے وقت آپ کچھ بھی بحث کریں تو نہ رقم واپس مل سکتی ہے اور نہ باوجود کوشش کرنے کے کسی اور جگہ متبادل انتظام ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ہم سب نے تمام مناسک حج پورے کئے اور منیٰ میں وہیں قیام کیا جو منیٰ سے چند قدم باہر تھا' بہت سے سعودی اور دوسری قومیتوں کے لوگ بھی وہاں قیام پذیر تھے اور حکومت کی دیگر سہولتیں وہاں بھی اس طرح مہیا کی گئی ہیں' جس طرح کہ منیٰ کے اندر دیگر جگہوں پر ہیں بلکہ کچھ ملکوں جیسے عراق وغیرہ کے باقاعدہ حکومت سے منظور شدہ معلموں کے خیمے بھی وہاں تھے۔ اب آپ اپنی رائے سے مطلع فرمائیں کہ ان حالات میں منیٰ کی حد سے چند قدم باہر قیام کرنے پر ہمارے حج میں کیا کوئی نقص رہا یا نہیں؟

ج:...... منیٰ کی حدود سے باہر رہنے کی صورت میں منیٰ میں رات گزارنے کی سنت ادا نہیں ہوئی' حج ادا ہو گیا۔

عرفات' منیٰ' مکہ مکرمہ میں نماز قصر پڑھنا:

س:...... آپ کی خدمت میں ایک مسئلہ تحریر کر رہا ہوں' یہ مسئلہ صرف میرا ہی نہیں ہے بلکہ لاکھوں انسانوں کا ہے' براہ مہربانی تفصیل سے جواب دیجئے تاکہ لاکھوں انسانوں کا مسئلہ حل ہو جائے۔ ہمارے گروپ کے تقریباً نصف حاجیوں کو روانہ ہونے سے پہلے اطلاع ملی ہے کہ مدینہ شریف حج کے بعد جانے کی اجازت ہے' حج سے پہلے نہیں جا سکتے۔ میرا جہاز جس روز مکہ شریف پہنچے گا تو اس جہاز کے تمام حاجیوں کو منیٰ جانے میں صرف دس روز باقی ہوں گے۔ اور ان تمام حاجیوں کو ۲۲ روز مکہ شریف اور حج کے سفر میں گزارنے ہیں اور آخر کے دس روز مدینہ منورہ اور جدہ میں گزارنے ہیں کیونکہ ہم لوگوں کو مدینہ شریف حج سے پہلے جانے کی اجازت نہیں ہے اور اس کی اطلاع جانے سے پہلے ہی کراچی میں مل گئی تھی' اب مسئلہ یہ ہے کہ پانچ روز جو حج کے سفر میں گزاریں جو مکہ شریف سے تقریباً چار چھ میل کے فاصلہ پر ہے تو حج کے سفر کے دوران نمازیں بحیثیت مقیم پڑھیں یا قصر؟ اور مکہ شریف میں کوئی نماز کسی مجبوری کی وجہ سے باجماعت رہ جائے تو وہ نماز پوری پڑھیں یا قصر؟ مدینہ شریف اور جدہ میں تو بہر حال قصر ہی پڑھنی ہیں کیونکہ یہاں پندرہ روز سے کم کا قیام ہے۔

ج:...... مقیم ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ ایک ہی جگہ کم از کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو اور مکہ مکرمہ' منیٰ' عرفات یہ ایک جگہ نہیں ہے بلکہ الگ الگ تین جگہیں ہیں اس لئے جن لوگوں کو منیٰ جانے سے پہلے مکہ شریف میں پندرہ دن ٹھہرنے کا وقفہ مل جائے وہ مقیم ہوں گے اور منیٰ' عرفات میں بھی پوری ہی نماز پڑھیں گے' اسی طرح منیٰ کے اعمال سے فارغ ہو کر پندرہ دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا ہو تب بھی مقیم ہوں گے' لیکن جن لوگوں کو منیٰ سے آنے کے بعد بھی مکہ شریف میں پندرہ دن ٹھہرنے کا موقع نہیں ملا تو وہ مسافر ہوں گے۔

وقوف عرفہ کی نیت کب کرنی چاہئے:

س:...... یوم عرفہ کو وقوف کی نیت کس وقت کرنی چاہئے؟

ج:...... وقوف عرفہ کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے' یوم عرفہ کو زوال کے بعد جس وقت بھی میدان عرفات میں داخل ہو جائے وقوف عرفہ کی نیت کرنی چاہئے۔ اگر نیت نہ بھی کرے اور وقوف ہو جائے تو فرض ادا ہو جائے گا۔

عرفات میں نماز ظہر و عصر جمع کرنے کی شرط:

س:...... عرفات کے میدان میں ظہر اور عصر کی نمازیں قصر ملا کر جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں' لیکن اگر کوئی شخص امام کے ساتھ جماعت میں شریک نہیں ہو سکا اور اب اکیلے نماز پڑھتا ہے تو اسے دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر پڑھنی ہوں گی یا دونوں نمازیں اکیلے ہونے کی صورت میں بھی اکٹھی پڑھے گا نیز اگر اپنے خیمے میں دوسری جماعت کے ساتھ شریک ہو تو امام کو صرف ظہر پڑھانی چاہئے یا ظہر اور عصر اکٹھی؟

ج:...... عرفات میں ظہر اور عصر جمع کرنے کے لئے امام اکبر کے ساتھ جو مسجد نمرہ میں ظہر و عصر پڑھاتا ہے اس جماعت میں شرکت شرط ہے' پس جو لوگ مسجد نمرہ کی دونوں نمازوں (ظہر و عصر) یا کسی ایک کی جماعت میں شریک نہ ہوں ان کے لئے ظہر و عصر کو اپنے اپنے وقت پر پڑھنا لازم ہے' خواہ وہ جماعت کرائیں یا اکیلے اکیلے نماز پڑھیں ان کے لئے ظہر و عصر کو جمع کرنا جائز نہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۳۰ ذیقعدہ تا ۶ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ مارچ ۱۹۹۹ء | شمارہ ۴۳

بیاد،

☆ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ

☆ نبی احسان احمد شجاع آبادی ؒ

☆ مولانا محمد علی جالندھری ؒ ☆ مولانا لال حسین اختر ؒ

☆ مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ

☆ مولانا محمد حیات ؒ ☆ مولانا مفتی احمد الرحمن ؒ

☆ مولانا محمد شریف جالندھری ؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا عبدالرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا

قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ

کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

اس شمارے میں

☆	(اداریہ)	4
☆ حیات مسیح علیہ السلام	(حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	6
☆ شامیں اداس اداس سکھیں تھی تھی	(حضرت مولانا اللہ وسایا)	9
☆ مشاہیر اسلام کی ذہانت و فطانت	(جناب سید شمشاد حسین شاہ)	23
☆ حج کرنے کا آسان طریقہ	(باو شفقت قریشی سہام)	26
☆ سینٹرل جیل حیدرآباد میں قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیاں	(اسیران جیل)	27

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ امریکی ڈالر۔ یورپ، افریقہ، ۷۰ امریکی ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے۔ سالانہ [illegible] روپے، ششماہی [illegible] روپے، سہ ماہی [illegible] روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر [illegible] کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶، فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری۔ طابع: سید شاہد حسن۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس۔ مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیدالاضحیٰ کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

جس وقت یہ پرچہ آپ کے پاس پہنچے گا ذی الحجہ کے ابتدائی ایام کا آغاز ہو چکا ہوگا اور دنیا بھر کے لاکھوں عازمین حج کی تیاری کے لئے بیت اللہ شریف میں مجتمع ہو کر حج کی سعادت حاصل کرنے کی سعی میں مصروف ہوں گے' جبکہ ایک ارب تیس کروڑ سے زائد مسلمان دنیا میں اپنے اپنے حالات کے مطابق عیدالاضحیٰ کی تیاری میں مصروف ہوں گے۔ ذی الحجہ کے وہ ابتدائی دس دن مسلمانوں کے لئے بہت بڑا سرمایہ ہیں۔ حج بیت اللہ شریف ہر مسلمان کی دلی آرزو ہے' لاکھوں عشاق کرام دیوانہ وار ارکان حج ادا کر کے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام' حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی قربانیوں کی یاد تازہ کریں گے اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمات کو خراج تحسین پیش کریں گے۔ نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے حج بیت اللہ ادا کیا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیں گے اور وہ ایسا واپس لوٹے گا جیسے کہ ابھی اس کو اس کی ماں نے جنا ہے۔" اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فخر کے ساتھ حج کرنے والوں کے ذوق و شوق کو بیان کر کے اعلان فرماتے ہیں کہ فرشتو! گواہ رہنا میں نے ان کے تمام گناہ معاف کر دیئے' ان کی دعائیں قبول کیں اور جس کے بارے میں یہ شفاعت کریں گے وہ بھی قبول کروں گا۔ عید قرباں مسلمانوں کی عظمت اور عقیدت کا دن' رب کائنات کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا دن' حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ایثار و قربانی کا دن' نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن کو مسلمانوں کی عید کا دن قرار دیا اور حکم دیا کہ وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی یاد میں دنبہ' بکرا' گائے' اونٹ کو قربان کر کے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کریں۔ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی فرمائی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے قربانیاں کیں۔ اس سنت کو امت مسلمہ چودہ سو سال سے ادا کرتی چلی آرہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن روزہ رکھنا حرام ہے' اس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام مسلمانوں کی ضیافت کا دن ہے' اس لئے قربانی کرنے والوں کو حکم ہوا کہ ایک حصہ اپنے لئے رکھیں' ایک حصہ عزیز و اقارب کو پہنچائیں اور ایک حصہ غریب مسلمانوں میں تقسیم کریں۔ اس مبارک موقع پر بھی غریب اور مستحق افراد کی امداد کا حکم ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایک صدی سے زیادہ عرصہ سے مصروف عمل ہے۔ اس جماعت کا کروڑوں روپے کا بجٹ ہے' اس کے تحت کئی مدارس ہیں' سینکڑوں بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں' اس لئے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ اس مبارک موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون کا عہد کریں۔ اپنی قربانی کی کھالیں ختم نبوت کو پہنچائیں اس کے علاوہ دیگر شعبوں میں بھی بھرپور تعاون کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے علاقوں اور محلوں اور ملکوں میں توجہ دیں' جہاں قادیانی اپنے مذہب کی تبلیغ کر رہے ہوں۔ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہوں' ڈش انٹینا' تعلیمی اداروں' کھیلوں اور کلبوں کے ذریعہ اپنے مذہب کو فروغ دینے کی کوشش کر رہے ہوں' اس کی اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو فراہم کریں تاکہ اس کا راستہ روکا جاسکے۔ ان کی تعلیمی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جاسکے' مسلمانوں کو قادیانی ہونے سے بچایا جاسکے۔ امت اس وقت کئی فتنوں میں مبتلا ہے اور قادیانیت کا فتنہ سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ یہ قادیانیوں اور مولویوں کی جنگ نہیں۔ قادیانیوں کی جنگ براہ راست حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت سے ہے' آپ کی ذات اور آپ کی عظمت سے ہے اس لئے ہر مسلمان کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ بھرپور طریقہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت' آپ کی عظمت' آپ کی شخصیت کا دفاع کرے۔ ہم سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت درکار ہے۔ حج' روزہ' زکوٰۃ' نماز اور دینی کاموں کا یہی مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو جائے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت حاصل کرنے کا سب سے آسان راستہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔ آیئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے حصول کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون

فرمائیں۔

پی آئی اے میں قادیانیوں کی شر انگیزیاں

گزشتہ دنوں پی آئی اے کے چیئرمین خاقان عباسی کی خدمت میں دوبارہ گزارشات پیش کی گئیں کہ پی آئی اے میں قادیانیوں نے ایک لابی بنائی ہوئی ہے اور وہ اس لابی کے ذریعہ قادیانیوں کو تحفظ دیتے ہیں اور مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں خاص کر تبسم منہاس نامی شخص نے بارہ من لٹریچر دنیا بھر میں مفت بھیجا۔ ایک کروڑ روپے وہ پی آئی اے سے امداد لے کر قادیانیوں کی جماعت کو فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح چیف پائلٹ قادیانی ہے جو مسلمان پائلٹوں کی ترقی نہیں ہونے دیتا۔ جدہ میں پی آئی اے کی طرف سے قادیانی کو تعینات کیا گیا' غرض قادیانیوں نے پی آئی اے میں قادیانیت کا ایک طرح کا تسلط جمایا ہوا ہے۔ اس لئے اس پر توجہ کی ضرورت ہے۔ اس سے قبل بھی خاقان عباسی صاحب کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے مل کر یہ باتیں بتائی تھیں لیکن تاحال خاقان عباسی صاحب کی طرف سے کوئی بھی پیش رفت نہیں ہوئی۔ پتہ نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ جبکہ تبسم منہاس ایئر فورس سے نکالا گیا شخص ہے۔ عمر بھی زائد ہے' اس لئے ہم خاقان عباسی صاحب سے کہیں گے کہ وہ فوری طور پر قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکیں اور پی آئی اے کو تباہی سے بچائیں۔

جمعیت علماء اسلام کی نہی عن المنکر کی تحریک

جمعیت علماء اسلام بلوچستان کی جانب سے کوئٹہ میں ایک سینما کی تعمیر کے خلاف جلوس نکالا گیا اور احتجاجی مہم چلائی گئی' جس پر حکومت نے تشدد کیا اور دو سو سے زائد کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔ اسی طرح بعض گھروں میں گھس کر پولیس نے درندگی کا مظاہرہ کیا۔ خواتین کی بے حرمتی کی' گھروں کو تباہ کیا' مقصود کیا تھا کہ وہ اپنے علاقے میں فحاشی کے اڈے سینما کی تعمیر کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ اس سینما کے اردگرد مساجد اور مدارس ہیں۔ پتہ نہیں کہ حکومت کونسے اسلام کی مدعی ہے اور کون سی شریعت نافذ کرنا چاہتی ہے کہ جس میں کوئی شخص اسلام سے متعلق گفتگو کرتا ہے تو اس کے خلاف انتظامیہ حرکت میں آجاتی ہے۔ یہی صورتحال کرک اور لکی مروت وغیرہ میں درپیش ہے کہ لوگ ویڈیو کیسٹ' ڈش انٹینا اور ٹی وی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں لیکن حکومت کسی صورت میں اس تحریک کو کامیاب ہونے نہیں دے رہی اس لئے ہم جمعیت علماء اسلام کے اس موقف کی تائید کرتے ہوئے بلوچستان حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ گرفتار شدگان کو رہا کرے اور ظلم کرنے والی پولیس انتظامیہ کو معطل کر کے اس کے خلاف تحقیقات کرائے اور سینما کی تعمیر کو فوری طور پر بند کرائے۔

حرمین شریفین میں قادیانیوں کی آمد

اطلاعات کے مطابق پاکستان اور بیرون پاکستان سے قادیانی جماعت کے لوگ جھوٹ بول کر حرمین شریفین حج اور عمرہ کے لئے جاتے ہیں۔ گزشتہ سال پاکستان سے کچھ کمپنیوں کی طرف سے ایئرپورٹ وغیرہ میں خدمات کے لئے افراد بھیجے گئے تھے ان میں بھی کچھ قادیانی تھے۔ اسی طرح برطانیہ' حرمین وغیرہ سے قادیانیوں کی آمد و رفت کی اطلاعات ملتی ہیں۔ اسی طرح پاکستان وفد کے ہمراہ وی آئی پی بن کر بعض قادیانی سعودی عرب جاتے ہیں جو حرمین شریفین کی توہین کے ساتھ سعودی عرب کے قوانین کی بھی خلاف ورزی ہے' اس لئے ہم سعودی حکومت سے یہ درخواست کریں گے کہ وہ تمام ممالک کو پابند کر دے کہ ان کے شہروں کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ہو' جہاں پر لکھا ہو کہ وہ مسلمان ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہے اور قادیانی نہیں ہے۔ پاکستان اور دنیا بھر میں پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کی وجہ سے قادیانی حرمین شریفین چلے جاتے ہیں' اس کا سد باب ضروری ہے اگر کسی کو کسی قادیانی کے بارے میں اطلاع ہے کہ وہ حرمین شریفین جا رہا ہے تو وہ فوری طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور سعودی عرب کی حکومت کو ثبوت کے ساتھ مطلع کرے تاکہ قادیانیوں کو حرمین شریفین جانے سے روکا جا سکے۔

حضرت مولانا
محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی

قسط نمبر ۳

حیات مسیح علیہ السلام

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی تحریروں کے آئینے میں

محال خود محال ہوتا ہے۔ لہٰذا مدعا علیہ کی یہ الہامی بنیاد خود اس کے اعتراف سے محال ثابت ہوئی۔

پنجم: اوپر براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۵ سے مدعا علیہ کا الہام نقل کیا جا چکا ہے، جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جلالی طور پر دنیا میں آنے کی پیشگوئی کی گئی تھی اور یہ بھی ظاہر ہے کہ مدعا علیہ کا نیا الہام کہ "عیسیٰ مر چکا ہے" اس پہلے الہام کے معارض ہے اور تعارض کی صورت میں دو صورتیں ممکن ہیں اول کہ "اذا تعارضا تساقطا" پر عمل کرتے ہوئے ان دونوں الہاموں کو ساقط الاعتبار قرار دیا جائے اور دوم یہ کہ ان دونوں میں کسی ایک کو ترجیح دی جائے۔

اب معزز عدالت کو فیصلہ کرنا چاہئے کہ مدعا علیہ کا پہلا الہام قابل ترجیح ہے۔ جس کی پشت پر مدعا علیہ کی سابقہ تصریحات کے مطابق، قرآن کریم ہے، آثار نبویہ ہیں اور امت کے سلف صالحین کا عقیدہ ہے اور جس پر مدعا علیہ خود بھی باون سال تک قائم رہا ہے یا اس کے برعکس وہ الہام قابل ترجیح جس سے مدعا علیہ کی سابقہ تصریحات کی نفی ہوتی ہے امت اسلامیہ کا متواتر عقیدہ غلط ٹھہرتا ہے اور خود مدعا علیہ کو طویل مدت تک وادی ضلالت میں سرگرداں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ الغرض اگر مدعا علیہ کو اپنے الہام پر ایمان ہے اور وہ اس کے نزدیک شرعی حجت ہے تو براہین احمدیہ میں پہلے سے قائم شدہ حجت کو باطل کرنا قطعاً غیر معقول ہے۔

ششم: معزز عدالت کے سامنے روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے کہ مدعا علیہ کے عقائد میں تناقض رہا ہے۔ نیز اس کے فہم قرآن میں بھی معزز عدالت کا فرض ہے کہ مدعا علیہ کی گزشتہ بالا تصریحات کو اس کے ان فتاویٰ کی روشنی میں ملاحظہ کرے مدعا علیہ کا مقام متعین کرے۔ اس کے بعد یہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی کہ چودہ سو سالہ امت کے اعتقادی تعامل کے خلاف مدعا علیہ کا یہ الہامی دعویٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں، آیا لائق التفات ہے! یا یہ کہ یہ استدراج ہے اور اس کے ماننے والے اسی خطاب کے مستحق ہیں جو "اشتہار بمقابل سید نذیر حسین صاحب" میں مدعا علیہ نے ان کے لئے تجویز کیا ہے۔

چہارم: اوپر مدعا علیہ کے بیانات سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ اکابر اولیاء اللہ مجددین امت و ارباب کشف و الہام، حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ پر دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اور انہوں نے کتاب و سنت سے یہی عقیدہ اخذ کیا ہے اور مدعا علیہ کا کہنا ہے کہ

"اور ممکن نہیں کہ ایک گروہ کثیر اہل کشف کا" جو تمام اولین اور آخرین کا مجمع ہے، وہ سب جھوٹے ہوں اور ان کے تمام استنباط بھی جھوٹے ہوں۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۲۲۲)

اب اگر مدعا علیہ کے الہامی عقیدے کو تسلیم کر لیا جائے تو اس سے ان تمام اہل کشف کا جھوٹا اور ان کے استنباط کا غلط ہونا لازم آتا ہے۔ اور یہ مدعا علیہ کے نزدیک محال ہے اور مستلزم

تناقض ہے کیونکہ وہ پہلے قرآن کی روشنی میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل تھا اور پھر دور ثانی میں قرآن سے ہی اس نے وفات عیسیٰ کا سراغ نکالنا شروع کر دیا اس طرح مدعا علیہ کے الہامات میں تناقض ہے کہ پہلے اسے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا الہام ہوا تھا جو اس نے براہین احمدیہ کے ص ۵۰۵ میں درج کیا اور پھر اسے بارہ سال بعد وفات عیسیٰ علیہ السلام کا الہام ہوا۔ گویا مدعا علیہ چار قسم کے تناقضات میں مبتلا رہا ہے۔ تناقض عقائد' تناقض فہم قرآن' تناقض الہامات' اور تناقض عبارات۔ چنانچہ مدعا علیہ خود ہی اپنے تناقض کا اقرار کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"میں نے ان متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا۔" (اعجاز احمدی ص ۸)

اور جس شخص کے کلام میں تناقض ہو اس کے بارے میں مدعا علیہ کا فتویٰ حسب ذیل ہے:

(الف): "کسی سچیار' عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا' ہاں اگر کوئی پاگل یا مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بیشک متناقض ہو جاتا ہے۔"

(ب): "ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔" (ست بچن ص ۳۱)

(ج): "پھر تناسخ کا (اور اسی طرح وفات مسیح کا..... ناقل) قائل ہونا اسی شخص کا کام ہے جو پرلے درجہ کا جاہل ہو جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے۔" (ست بچن ص ۲۹)

(د): "ہر ایک کو سوچنا چاہئے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس آدمی کی حالت ہے کہ ایک کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۴)

(ہ): "اور جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔" (ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص ۱۱۱)

پس جب کہ مدعا علیہ مرزا غلام احمد قادیانی تسلیم کرتا ہے کہ اس کے کلام میں تناقض ہے اور جس شخص کے کلام میں تناقض ہو وہ پاگل' مجنون' مخبوط الحواس' پرلے درجے کا جاہل' جھوٹا اور منافق ہوتا ہے تو معزز عدالت کے نزدیک مدعا علیہ اور اس کے الہام کی حیثیت کیا ہونی چاہئے؟ آیا ایسے شخص کے الہام کی بنا پر کسی مسلمہ عقیدہ کو تبدیل کر لینا صحیح ہے؟

ہفتم: مدعا علیہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ بیان قبل ازیں عدالت میں پیش کیا جا چکا ہے کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی' مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر سے نازل ہوں گے۔ اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر نہ کرنا چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا' لیکن بعد اس کے بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے۔" مدعا علیہ اقرار کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام کے ذریعہ اس کو براہین احمدیہ میں عیسیٰ بنا دیا گیا تھا مگر اس کے باوجود اس نے اپنا اسلامی عقیدہ تبدیل نہیں کیا' بلکہ اپنے الہام میں تاویل کی' لیکن بعد کی مسلسل وحی نے مدعا علیہ کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ وہ اپنے الہام ظاہری معنی پر محمول کر کے اپنے تئیں سچ مچ عیسیٰ علیہ السلام سمجھ لے اور عیسیٰ علیہ السلام کو مرا ہوا فرض کر لے۔

اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ مدعا علیہ کے جس الہام پر اس کے دعویٰ اور تبدیلی عقیدہ کی بنیاد ہے اس میں تاویل ہو سکتی تھی اور کچھ ضروری نہ تھا کہ خواہ مخواہ اسے ظاہری معنی پر ہی محمول کیا جاتا یہی وجہ ہے کہ مدعا علیہ اس تاویل کے سہارے اپنے سابق اسلامی عقیدہ پر قائم رہا۔ اس کے عقیدہ میں تبدیلی اس وقت واقع ہوئی' جب اس نے اپنے الہام کی تاویل کو چھوڑ کر اس کے ظاہری معنی لئے اور اپنے الہام کا یہ مطلب لیا کہ وہی سچ مچ عیسیٰ بن مریم اور مسیح موعود ہے۔ گویا مدعا علیہ کو اپنے الہام کے بارے میں اصرار ہے کہ اس کے ظاہری معنی ہی مراد ہیں۔ لیکن اس کے برعکس مدعا علیہ کو اصرار ہے کہ قرآن و حدیث میں جس "عیسیٰ بن مریم" کے آنے کی پیشگوئی کی گئی اس کے ظاہری معنی مراد نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنفس نفیس آسمان سے نازل ہوں گے' بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص اس امت میں عیسیٰ علیہ السلام کی خو بو پر پیدا ہو گا گویا وہ بعینہ عیسیٰ ہو گا۔

مدعا علیہ کا یہ نظریہ صحیح ہے یا غلط؟ اس سے یہاں بحث نہیں' یہاں معزز عدالت کے

لئے لائق توجہ جو امر ہے وہ یہ ہے کہ مدعا علیہ نے اپنے "الہام" کو اصل ٹھہرا کر قرآن و حدیث میں تو تاویل کرتا ہے لیکن قرآن و حدیث کو اصل ٹھہرا کر اپنے الہام میں تاویل کرنے پر آمادہ نہیں۔ گویا اس کا الہام تو ایسی قطعی چیز ہے کہ اس کے ظاہری معنی ہی مراد لینا ضروری ہے اور پھر الہام کے ظاہری معنی کے مطابق بنانے کے لئے قرآن و حدیث کے بیشمار نصوص میں تاویل کرنا لازم ہے۔ لیکن قرآن و حدیث کا درجہ مدعا علیہ کے نزدیک ایسا نہیں کہ انہیں ظاہر پر محمول کرکے وہ اپنے الہامات کی تاویل کرے۔ سوال یہ ہے کہ جو شخص بارہ برس تک اپنے الہام کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہا ہو کیا اس کا الہام اور الہامی فہم اس درجہ لائق اعتماد ہو سکتا ہے کہ اس کو اصل ٹھہرا کر قرآن و حدیث کو چھوڑ دیا جائے اور تیرہ سو سال کے سلف صالحین کے اجماعی' قطعی اور متواتر عقیدے کو خیرباد کہہ کر ایک نیا عقیدہ تراش لیا جائے؟ کیا قرآن و حدیث کی اتنی بھی قیمت نہیں جتنی کہ مرزا غلام احمد کے الہام کی ہے؟ معزز عدالت مدعا علیہ سے یہ دریافت کرے کہ اسے یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ اپنے الہام کو تو ظاہری معنی پر محمول کرے اور پھر اپنے الہام کی سان پر چڑھا کر قرآن و حدیث کے کس بل نکالے؟

ایک سلیم الفطرت مسلمان کا فرض تو یہ ہونا چاہئے کہ قرآن و حدیث کا وہی مفہوم لے جو تیرہ سو سال سے سلف صالحین نے سمجھا ہے اسی کے مطابق اپنا عقیدہ رکھے اور اگر اس کے خلاف کسی کا الہام ہو تو زیادہ سے زیادہ یہی کیا جاسکتا ہے کہ اس الہام میں تاویل کرکے اسے قرآن و حدیث کے ظاہری اور مسلمہ و متواتر مفہوم کے مطابق کیا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایسے الہام "کالائے بد ریش خاوند" کہہ کر رد کر دیا جائے۔

لیکن ہمارے مدعا علیہ مرزا غلام احمد کی منطق یہ ہے کہ اس کے الہام کو ظاہری معنی پر (جو اسے بارہ برس تک خود بھی سمجھ نہیں آئے) محمول کرو' اور پھر قرآن و حدیث کے تمام نصوص کے معنی بدل کر اسے الہام کے ظاہری معنی پر منطبق کرو۔ کیا دنیا کی کوئی عدالت مدعا علیہ کی اس ستم ظریفی کو صحیح اور درست تسلیم کر سکتی ہے؟

ہشتم: مدعا علیہ کہتا ہے کہ اسے معصوم ہونے کا دعویٰ نہیں:

"افسوس کہ بٹالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور نہ کسی اور انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے۔" (کرامات الصادقین ص ۵)

ظاہر ہے کہ غیر معصوم شخص کا الہام بھی معصوم نہیں ہو سکتا اور غیر معصوم الہام پر تبدیلی عقیدہ کی بنیاد رکھنا صحیح نہیں۔ معزز عدالت مدعا علیہ سے دریافت کرے کہ اس نے غیر معصوم ہونے کے باوجود اپنے الہام کے ظاہری معنی کیوں مراد لئے اور اس ظاہری معنی کی بنیاد پر اسلامی عقیدہ کو کیوں تبدیل کیا اور قرآن و حدیث کے ظواہر کو چھوڑنے کی جرأت کیوں کی؟

نہم: مدعا علیہ نے آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱ میں لکھا ہے:

"جو شخص ایسی بات منہ پر لائے جس کی کوئی صحیح اصل شرع میں موجود نہ ہو' خواہ وہ ملہم ہو یا مجتہد وہ شیاطین کے ہاتھ میں کھلونا ہے۔"

اوپر عرض کیا جاچکا ہے کہ وفات عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی اصل صحیح مدعا علیہ کو اس وقت تک نہیں ملی جب تک اس نے اپنے الہام کو اصل بنا کر قرآن و حدیث کو اس پر منطبق کرنا شروع نہیں کیا۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وفات پاجانے کی کوئی اصل صحیح قرآن و حدیث میں موجود ہوتی تو تیرہ سو سال کے اکابر اولیاء اللہ اور ارباب کشف اس سے بے خبر نہ ہوتے وفات عیسیٰ کی خبر مدعا علیہ کو صرف الہام کے ذریعہ حاصل ہوئی۔ اب معزز عدالت کو فیصلہ کرنا ہے کہ مدعا علیہ کے مندرجہ بالا فتویٰ کے مطابق اسے شیاطین کے ہاتھ کا کھلونا کیوں نہ تصور کیا جائے؟ اور کیوں اس کے الہام کو اصل بنا کر قرآن و حدیث کے معانی کو تبدیل کیا جائے۔

مندرجہ بالا وجوہ کا حاصل یہ ہے کہ مدعا علیہ نے جس الہامی بنیاد پر اپنا عقیدہ تبدیل کیا وہ علم و عقل کی میزان میں کوئی وزن نہیں رکھتی اور نہ اس کی وجہ سے کسی مسلمہ اسلامی عقیدہ کو تبدیل کرنا صحیح ہے چونکہ ہمارے پیش کردہ دلائل کا انحصار صرف مدعا علیہ کے مسلمات پر ہے اس لئے مدعا علیہ کے وکلاء اس کی جانب سے کوئی معقول اور اطمینان بخش صفائی پیش نہیں کر سکتے نہ ہمارے دلائل کا جواب دے سکتے ہیں۔

☆☆.....☆.....☆☆

آہ! حضرت حافظ محمد عابد صاحبؒ

شامیں اُداس اُداس صُبحیں بُجھی بُجھی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے مدیر رکن خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد ظلہ العالی کے شیخ زادہ جملہ مبلغین کارکنان اور جاں نثاران ختم نبوت کے مونس و غمخوار تقویٰ و للّٰہیت کے پیکر ایک سچے محب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنوں سے مودت دوستوں سے محبت و مروت کا عمدہ نمونہ اور اوصاف حمیدہ کے مالک حضرت صاحبزادہ حافظ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ یقیناً موصوف کی ہردلعزیز شخصیت نے مشاہیر اسلام اکابرین امت محمدیہ کی پیروی کرنے والے کا عمدہ نمونہ پیش کیا اور آپؒ کی رحلت موت العالِم موت العالَم کا مصداق ہے۔ آیئے موصوف کی سوانح حیات کا تذکرہ پڑھتے ہیں جسے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مد ظلہ العالی نے تحریر کیا ہے............(ادارہ ختم نبوت)

حضرت صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب ۱۵ شوال ۱۴۱۹ھ بمطابق ۲ فروری ۱۹۹۹ء بروز منگل دن دس بج کر چالیس منٹ پر ملتان میں انتقال فرماگئے۔

﴿ انا للہ وانا الیہ راجعون ﴾

حضرت صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحبؒ قطب دوراں حضرت مولانا محمد عبداللہؒ (المعروف حضرت ثانیؒ) سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کے لخت جگر اور نور نظر تھے۔ ۱۹۴۵ء میں سلیم پور ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ تقسیم سے کچھ عرصہ قبل والدہ مرحومہ کے ساتھ حضرت والد صاحبؒ کی خدمت میں خانقاہ سراجیہ آگئے۔ یہاں کے نورانی ماحول میں آپ نے بچپن کا معصوم دور گزارا۔ کچھ سوجھ بوجھ پیدا ہوئی تو آپ کو حضرت ثانیؒ نے خانقاہ سراجیہ کے مدرس حافظ عبدالرشید کے ہاں تعلیم کے لئے بٹھادیا۔ یوں ان سے آپ کے قاعدہ کی بسم اللہ ہوئی۔

مخدوم پور پہوڑاں کے مولانا عبدالغفور اور باگڑ سرگانہ کے مولانا امان اللہ صاحب بھی خانقاہ سراجیہ میں قرآن مجید کے مدرس تھے۔ ان اساتذہ سے آپ نے قرآن مجید حفظ کیا۔ (کھوئی گارڈ میں بھی کچھ عرصہ کے لئے

تحریر: (مولانا) اللہ وسایا

پڑھتے رہے۔) قرآن مجید حفظ کر رہے تھے کہ حضرت ثانیؒ کا ۱۹۵۶ء میں وصال ہوگیا۔ تو خانقاہ سراجیہ کے موجودہ سجادہ نشین شیخ المشائخ حضرت قبلہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے زیر سایہ قرآن مجید حفظ کی تکمیل کی۔

اس زمانہ کا ایک واقعہ حضرت حاجی محمد شریف صاحب کوٹلہ مغلاں حال بر منگھم نے سنایا کہ حضرت حافظ محمد عابد صاحب قرآن مجید حفظ کر رہے تھے تو ایک دن والد صاحبؒ نے بلا کر بھری مجلس میں کہا کہ عابد بیٹا رکوع سناؤ۔ تو صاحبزادہ صاحب نے اتفاق سے رکوع وہ تلاوت کردیا جس میں سجدہ تلاوت تھا۔ تلاوت کے بعد حضرت ثانیؒ نے فرمایا کہ عابد بیٹا نے رکوع تو سنایا مگر سب کو سجدہ میں ڈال گیا۔

اسی زمانہ کا ایک واقعہ حضرت صاحبزادہ کے فرزند نسبتی اور بھانجے محمد آصف نے بتایا کہ ایک دن میں نے پوچھا ماموں آپ نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی بھی زیارت کی۔ تو فرمایا کہ ہاں ایک دفعہ حضرت شاہ صاحبؒ قبلہ والد صاحبؒ سے ملنے کے لئے خانقاہ سراجیہ تشریف لائے تھے۔ میں بالکل چھوٹا تھا۔ شاہ صاحبؒ نے مجھے بلا کر گود میں لیا اور تھپکی دے کر فرمایا کہ میاں صاحبزادہ صاحب میں نے سنا ہے کہ آپ بہت اچھی تلاوت کرتے ہیں۔ تلاوت تو سناؤ۔ تو میں (صاحبزادہ محمد عابد) نے بچپن میں سادگی سے کہا کہ حضرت

میں نے سنا ہے کہ آپ بہت اچھی تقریر کرتے ہیں۔ آپ تقریر سنائیں۔ میں تلاوت سنا دیتا ہوں۔ اس پر شاہ صاحبؒ بہت ہنسے۔ بس حضرت امیر شریعتؒ سے اتنی ملاقات یاد ہے۔

حضرت ثانیؒ کی بستی و برادری

کے حضرات تقسیم کے بعد خانیوال کے قریب آکر آباد ہوگئے۔ زمینیں الاٹ ہوئیں۔ مکانات بن گئے۔ بستی آباد ہوگئی تو ثانیؒ کے وصال کے بعد موجودہ حضرت قبلہ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے بستی سراجیہ خانیوال میں حضرت صاحبزادہ محمد عابد صاحبؒ کے لئے مکان بنوادیا۔ اپنی ہمشیرہ اور والدہ کے ہمراہ مکان مکمل ہونے کے بعد یہاں منتقل ہوگئے۔ ایک دوست نے بتایا کہ حضرت ثانیؒ نے فرمایا کہ میں نے سیم وزر محمد عابد کے لئے کوئی نہیں چھوڑا۔ اس میں اگر صلاحیت ہوئی تو دین ودنیا' دولت وعزت کی اسے کمی نہیں ہوگی۔ سلیم پور لدھیانہ کی زمین کے بدلے بستی سراجیہ میں جو چند ایکڑ الاٹ ہوئے انہی پر گزر بسر تھا۔

دار العلوم کبیر والا کے بانی وصدر

مہتمم حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ خانقاہ سراجیہ کے بانی اعلیٰ حضرت ابوالسعد احمد خانؒ سے بیعت اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ اسی تعلق کی بنیاد پر حضرت قبلہ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے اپنے مرشد زادہ صاحبزادہ محمد عابد صاحب کو دار العلوم کبیر والا میں داخل کرادیا۔

آپ نے اکابر اساتذہ کی زیر نگرانی وسرپرستی میں ابتدائی چند سال کی تعلیم مکمل فرمائی۔ اس کے بعد صحت وحالات نے بقیہ تعلیم کا موقعہ نہ دیا۔

خانقاہ سراجیہ سے تعلق

حضرت صاحبزادہ محمد عابد صاحب

نے اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خانقاہ سراجیہ سے اپنا دیرینہ تعلق نہ صرف بحال رکھا بلکہ اسے مزید مستحکم کیا۔ حضرت قبلہ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے شفقتوں اور محبتوں سے نوازا۔ اور اپنے شیخ حضرت ثانیؒ کے صاحبزادہ ہونے کے ناتے مکمل تربیت سے ان میں نکھار پیدا کیا۔ اپنے حقیقی بیٹوں کی طرح مقام بخشا۔ یہی وجہ ہے کہ صاحبزادہ محمد عابد صاحب کے صاحبزادہ عزیز احمد' صاحبزادہ خلیل احمد' صاحبزادہ رشید احمد' صاحبزادہ سعید احمد' اور جناب صاحبزادہ نجیب احمد صاحب سے نہ صرف مثالی بھائیوں جیسے تعلقات تھے۔ بلکہ جماعتی' ذاتی' گھریلو' برادری وخانقاہی تمام معاملات میں سب صاحبزادگان جناب صاحبزادہ محمد عابد صاحب کی رائے کو ترجیح دیتے تھے۔ ان کے مشورہ کے بغیر قدم نہ اٹھاتے تھے بلکہ اپنے والد گرامی قبلہ حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے بھی بعض ہدایات ورہنمائی واجازت کے لئے صاحبزادہ محمد عابد صاحب کو وسیلہ بناتے تھے۔ اور صاحبزادہ محمد عابد صاحب کا بھی یہ کمال تھا کہ وہ حضرت دامت برکاتہم کے چشم وابرو کے اشارہ پر جان چھڑکتے تھے' عشق کی حد تک اپنے شیخ سے تعلق تھا۔ دنیا وآخرت کی فلاح وہ اپنے شیخ کی خدمت واطاعت میں سمجھتے۔ حضرت دامت برکاتہم کی نگاہ کرم اور صاحبزادہ محمد عابد صاحب کی نیاز مندی وفرمانبرداری نے ان (صاحبزادہ صاحب) کو کندن بنادیا تھا۔

حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ

کے وصال کے بعد آگے چل کر حضرت مولانا عبدالمجید صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا منظور الحقؒ میں دار العلوم کبیر والا کے بعض انتظامی مسائل پر اختلاف رائے ہوگیا۔ حضرت مولانا عبدالمجید صاحب دامت برکاتہم اور حضرت ثانیؒ کا ہندوستان میں سلیم پور لدھیانہ گاؤں ایک تھا۔ برادری ایک تھی۔ حضرت مولانا عبدالمجید صاحب دامت برکاتہم' حضرت صاحبزادہ محمد عابد صاحبؒ کے استاذ بھی تھے۔ لیکن صاحبزادہ صاحب کا جھکاؤ حضرت مولانا منظور الحقؒ کی رائے مبارک کی طرف تھا۔ ایک دن حضرت قبلہ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے ہمراہ صاحبزادہ محمد عابد دار العلوم آئے۔ حضرت مولانا عبدالمجید صاحب دامت برکاتہم سے ملے تو حضرت مولانا نے خوش طبعی میں صاحبزادہ صاحب کو فرمایا آیئے میرے بیت المقدس۔ حضرت حافظ عبدالرشید صاحب چیچہ وطنی والوں نے کہا کہ

نہیں حضرت بیت المقدس نہیں بلکہ قبلہ وکعبہ۔ تو حضرت مولانا عبدالمجید صاحب نے مسکرا کر فرمایا۔ کہ بیت المقدس اس لئے کہا کہ کبھی کبھی اس پر دوسروں کا قبضہ ہو جاتا ہے۔ یہ تو جملہ معترضہ ہوا۔ مجھے عرض یہ کرنا ہے کہ حضرت قبلہ خواجہ خان محمد صاحب دامت

برکاتہم نے اس اختلاف کے زمانہ میں فرمایا کہ مجھے حضرت مولانا عبدالمجید صاحب دامت برکاتہم سے اسلئے محبت ہے کہ یہ میرے شیخ کے گاؤں اور برادری کے ہیں۔

اگر حضرت قبلہ' اپنے شیخ سے نسبت والوں کا اتنا لحاظ فرماتے ہیں تو اپنے شیخ کے صاحبزادہ کا کتنا خیال فرماتے ہوں گے۔ راقم عرض گزار ہے کہ ۱۹۷۳ء سے میرا قبلہ حضرت اقدس دامت برکاتہم سے جماعتی طور پر غلامی و نیاز مندی کا تعلق ہے۔ اس طویل عرصہ میں کبھی ایسے نہیں ہوا کہ حضرت قبلہ نے صاحبزادہ محمد عابد صاحب کو عابد صاحب یا حافظ صاحب کہہ کر مخاطب فرمایا ہو۔ بلکہ جب مخاطب کرنے کی ضرورت پڑتی' صاحبزادہ محمد عابد صاحب کہہ کر مخاطب فرماتے۔ اور جناب صاحبزادہ صاحب نے بھی خدمت واحترام کی ایک مثال قائم کردی تھی۔ جنون کی حد تک اپنے شیخ سے عشق تھا اور حضرت دامت برکاتہم بھی اس طرح اعتماد فرماتے تھے کہ جب کہیں اندرون وبیرون ملک کے سفر پر جانا ہوتا۔ کوئی ساتھی وقت طلب کرتا یا پروگرام پوچھتا تو بارہا حضرت اقدس سے سنا' فرماتے کہ میرے امیر صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب ہیں۔ ان کو پتہ ہوگا جو وہ کہیں گے اسی پر عمل ہوگا۔

صاحبزادہ محمد عابد صاحب کا حرمین شریفین سے عشق

مولانا گل حبیب لورالائی نے بتایا کہ حضرت صاحبزادہ محمد عابد صاحب نے فرمایا کہ مجھے حرمین شریفین جانے کا بے حد شوق تھا۔ مگر سبیل نہ بنتی تھی۔ اس پریشانی کے عالم میں حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ سے اپنی مشکل عرض کی۔ حضرت بنوریؒ نے فرمایا کہ سورۃ حج کی روزانہ تلاوت کیا کریں۔ ولیطوفوا بالبیت پر وقفہ کرکے دعا کیا کریں۔ اور پھر سورۃ کو مکمل کیا کریں۔ ایک خوبصورت لفافہ دم کرکے دیا کہ اس میں حج کے لئے جو رقم میسر آئے ڈالتے جائیں۔ جب موسم حج قریب آیا تو دعا کی کہ یا اللہ جو میں کر سکتا تھا کر دیا۔ آگے کا کام میرے بس میں نہیں۔ صاحبزادہ فرماتے تھے کہ ایسا راستہ کھلا کہ ۱۹۷۳ء سے ۱۹۹۸ء تک ناغہ نہیں ہوا۔ بلکہ ۱۹۸۵ء سے تو یہ کیفیت ہوگئی کہ سال میں حج کے علاوہ دوبار مزید عمرہ کے لئے حاضری کی سعادت نصیب ہو جاتی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے خانقاہ سراجیہ کے متعلقین کے نوجوانوں میں حرمین شریفین کی حاضری کا جذبہ ایک تحریکی انداز میں بھر دیا تھا۔ بلاشبہ سینکڑوں نوجوانوں کو حج وعمرہ کے لئے بھجوایا۔ کئی نوجوانوں کو اپنے قافلہ میں ساتھ لے کر گئے۔ حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب کی سرپرستی اور صاحبزادہ کی رفاقت نے ان نوجوانوں کو کندن بنا دیا۔ چیچہ وطنی کے جناب حاجی محمد ایوب نے بتایا کہ ایک بار قبلہ حضرت صاحب کے ساتھ حج پر گیا۔ اگلے سال صاحبزادہ تشریف لائے اور فرمایا کہ اس سال بھی تیاری کرو۔ میں نے عرض کیا کہ رقم نہیں۔ فرمایا شناختی کارڈ تو ہے ۔ میں نے عرض کی ہاں' وہ تو ہے۔ فرمایا لاؤ' میرے فوٹو اور شناختی کارڈ کی نقل لی اور میری رقم کا خود ہی اہتمام کرکے داخلہ بھجوا دیا۔ جس دن میرے پاس رقم ہوگئی۔ میرے کہنے پر بتادیا کہ جاکر فلاں دوست کے پاس جمع کرادو۔ یوں قدرت نے صاحبزادہ صاحب کو سبب بنا کر دوبارہ حج پر جانے کی سبیل پیدا فرمادی۔

مولانا گل حبیب نے بتایا کہ پچھلے سال ۱۹۹۸ء میں مجھے فرمایا کہ حج کی تیاری کرو۔ میں نے عرض کیا کہ میرے جو وسائل ہیں ان کو سامنے رکھ کر تو میں حج کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ پردہ غیب سے اہتمام فرمادیں' تو ان کے سامنے بعید نہیں۔ مولانا گل حبیب کہتے ہیں کہ حج کی درخواستوں کی تاریخ گذر جانے کے بعد ۲۴ شعبان کو صاحبزادہ صاحب نے جناب احمد خان بزدار کو فون کیا کہ مولانا گل حبیب کو کہیں کہ اسلام آباد جاکر فلاں آدمی کو وزارت حج میں ملیں۔ سپیشل کوٹہ سے درخواست فارم لے کر جمع کرائیں۔ بزدار صاحب نے کہا کہ مولانا کے پاس تو رقم نہیں' تو فورا فرمایا کہ پچاس ہزار تو

اپنی طرف سے مولانا کی مدد کرو۔ مزید پچیس ہزار مولانا قرض لے کر جائیں اور درخواست جمع کرائیں۔ یوں مولانا کا حج کرادیا۔ بعد میں قرض بھی آہستہ آہستہ کر کے اتر گیا۔

صاحبزادہ صاحب کی عادت مبارکہ تھی کہ سفر حج وغیرہ کے لئے کسی کو خازن مقرر کردیتے تھے۔ حاجی ایوب فرماتے ہیں کہ مجھے سفر حج میں خازن مقرر کیا۔ فرمایا کہ جب رقم کی ضرورت ہو مجھ سے لے لیا کریں۔ جیب کی رقم گننا نہیں' ضرورت کے تحت نکالتے جائیں اور خرچ کرتے جائیں۔ حساب رکھنے کی بھی ضرورت نہیں' جتنے حج کے ساتھی ہیں سب کی پسند کی تمام اشیاء فرج میں سٹاک ہوں۔ جس کو جب جو چاہئے بغیر اجازت کے فرج کھول کر استعمال کرسکتا ہے۔ کسی کی پسند کی چیز فرج میں کسی وقت نہ ہوئی تو تمہاری جواب طلبی ہوجائے گی۔ حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ اتنا فیاض ودریادل آدمی میں نے نہیں دیکھا۔

چیچہ وطنی کے جناب عبداللطیف خالد چیمہ فرماتے ہیں کہ انڈیا کے سفر میں مجھے خازن بنایا۔ چیمہ صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حج پر گیا۔ میری جیب کٹ گئی۔ پاسپورٹ کے علاوہ سب کاغذات ونقدی غائب ہوگئی۔ بہت پریشان تھا اتنے میں حضرت صاحبزادہ صاحب مل گئے۔ علیک سلیک کے بعد پریشانی کی وجہ پوچھی۔ میرے بتانے پر فرمایا۔ طواف سے فارغ ہوکر سامنے فلاں جگہ پر آجائیں۔ میں گیا تو اتنی رقم میری جیب میں ڈال دی کہ میری تمام پریشانی کافور ہوگئی۔

حج سکیم

محترم صاحبزادہ صاحب کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا رکن نامزد کیا گیا۔ نہ معلوم کیا خیال آیا؟ کہ ایک دن فرمایا کہ ہمہ وقتی کام کرنے والے علماء کرام مبلغین حضرات میں سے کچھ حضرات ایسے ہیں جو حج کی استطاعت نہیں رکھتے۔ یہ حضرات عمر بھر ختم نبوت کے مقدس مشن کے لئے کام بھی کریں اور صاحب ختم نبوتؐ کی خدمت میں حاضری نہ ہو۔ سمجھ نہیں آتا۔ فکرمند ہوں کچھ کرنا چاہئے۔ کچھ عرصہ کے بعد فرمایا کہ حضرت قبلہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم سے منوالیا ہے کہ ہر سال دو ساتھیوں کے حج پر جانے کا وہ اہتمام فرمائیں گے۔ شرط یہ ہے کہ تمام ساتھی باری باری قرعہ اندازی سے جائیں گے۔ جس نے پہلے حج کیا ہوا ہے اور جس کی مدت ملازمت پانچ سال سے کم ہے وہ قرعہ اندازی میں شامل نہیں ہوں گے۔ پہلے سال حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب خطیب صدیق آباد (چناب نگر) اور مرکزی دفتر سے جناب رانا محمد طفیل جاوید کو ساتھ لے کر گئے۔ دوسرے سال جائے دو کے تین حضرات کی منظوری کرائی۔ حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی' حضرت مولانا جمال اللہ' حضرت مولانا فقیر اللہ اختر' گذشتہ سال حج پر گئے۔ اس سال حضرت حافظ محمد ثاقب' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' اور مولانا راشد مدنی کا قرعہ فال نکلا ہے۔

حضرت حافظ صاحب نے قبلہ حضرت اقدس کے ساتھ اپنی درخواست جمع کرائی تھی۔ جو منظور ہوگئی تھی۔ رمضان شریف کے عمرہ کے لئے ویزا بھی لگ گیا تھا۔ عمرہ بیماری کے باعث اور حج سفر آخرت کے باعث اس سال کا نہ ہوسکا۔ ارادہ وتیاری تھی جب تک حج ہوتا رہے گا ان کو ثواب ملتا رہے گا۔ جو ساتھی آپ کی مساعی سے گئے یا جائیں گے ثواب میں قبلہ حضرت صاحبزادہ بھی برابر کے شریک رہیں گے۔ وفات سے ایک دو رات قبل ڈاکٹر عنایت اللہ کو فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب علاج اس قدر کردو کہ میں حج پر جاسکوں۔ حج پر ضرور جانا ہے۔

راقم صاحبزادہ سے مذاقاً عرض کرتا تھا کہ جب عالم ارواح میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو حج کے لئے پکارا تو آپ کی روح نے وقفہ وسکتہ کے بغیر لبیک لبیک کہنا شروع کردیا ہوگا۔ تبھی تو آپ اتنی بار حج وعمرہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ آبدیدہ ہوجاتے اور فرماتے اس ذات باری تعالیٰ کریم ورحیم کا فضل ہے۔ "ورنہ میں تو اس قابل نہ تھا"۔ یہ حضرت قبلہ سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کی ایک نظم کا مصرعہ ہے پھر وہ اس کے کئی اشعار سنادیتے۔

عشق نبوی ﷺ

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کو

رحمت دو عالم ﷺ کی ذات اقدس سے اتنا عشق تھا کہ آپ ﷺ کا ذکر مبارک آتے ہی فریفتہ ہو جاتے ذکر مبارک آتے ہی وہ اس میں محو ہو جاتے۔ گم ہو جاتے۔ پھر وہی مبارک تذکرہ ہی موضوع سخن بن جاتا۔ اچھے شعراء کی نعتوں کو سننا ان کا معمول تھا۔ کسی اچھی آواز والے ساتھی کا پتہ چلتا تو اس سے فرمائش کر کے نعتیں سنتے اور سر دھنتے۔ مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد شریف کی آواز پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ نعتوں کی کیسٹ بھی ساتھ رکھتے تھے۔

ختم نبوت کے کاز سے محبت بھی عشق نبوی ﷺ کی دلیل ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے دل و جان سے فدا تھے۔ مجلس کے کاموں کے لئے فکر مند رہتے تھے۔ قدرت نے ان کو فکر رسا ذہن نصیب فرمایا تھا۔ سکیمیں تیار کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ مرکزی دفتر میں عصر کی نماز مسجد کے برآمدہ میں پڑھی گرمی کا موسم تھا۔ فراغت کے بعد کمرہ میں آئے تو فرمایا کہ مسجد کے صحن میں نماز کا اہتمام کریں گرمی میں عصر' مغرب' عشا' فجر چار نمازیں صحن میں پڑھی جا سکتی ہیں۔ صحن میں پنکھوں کا اہتمام میں کرتا ہوں۔ دو چار دوستوں کو متوجہ کر دیا۔ حاجی معراج دین صاحب کو حکم فرمایا الیکٹریشن بلوایا۔ پائپ لگوائے فٹنگ کرائی اور نمازیں صحن میں شروع کرادیں۔ اس طرح جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (چناب نگر) کے صحن میں پنکھوں کا اہتمام کرنے کا فکر ہوا۔ میاں بابر عنایت فیصل آباد والوں کو پنکھوں کا حکم فرمایا۔ لاہور سے پائپ منگوائے مستری اور الیکٹریشن کا کام فقیر کے ذمہ لگایا۔ ہفتہ عشرہ میں پنکھے چالو ہو گئے۔ نماز کے علاوہ گرمی میں حفظ قرآن کے کلاسیں بھی وہاں لگتی ہیں۔ اور رات کو مدرسہ کے بچوں کے آرام کا بھی سامان ہو گیا۔

ایک دفعہ سردی میں عشا کی نماز پڑھی تو خیال ہوا کہ مسجد میں صفوں پر دریوں کا اہتمام ہونا چاہئے۔ دفتر مرکزیہ 'صدیق آباد مسلم کالونی' مسجد محمدیہ' اسٹیشن صدیق آباد کے لئے عام نمازوں میں جتنی صفیں ہوتی ہیں اتنی صفوں کے لئے دریوں کا ملتان کے خاکوانی اور دیگر دوستوں کو متوجہ کر کے اہتمام کر دیا۔

اس دفعہ صدیق آباد میں کورس ہو رہا تھا۔ شرکاء کورس کے لئے دعوت کا اہتمام کیا۔ بیماری کے باعث ویگن میں لیٹ کر تشریف لائے۔ شرکاء کورس کو کھانا کھلایا بہت خوش ہوئے۔ واپس لاہور گئے تو دوستوں کو بار بار کہتے کہ مہمانان رسول ؐ مقبول کی زیارت و خدمت کر کے بہت سکون پایا ہے۔ رحمت دو عالم ﷺ کے دشمنوں کے شہر میں مہمانان رسول ؐ اور وہ بھی آپ ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کی تیاری و فکر کے لئے جمع ہیں۔ ان کی خدمت و زیارت تو ایمان کا حصہ ہے۔ ایسی سحر انگیز گفتگو فرمائی کہ سننے والے آبدیدہ ہو گئے۔ کچھ دنوں بعد پھر دعوت کا اہتمام کیا۔ راقم ان دنوں وہاں تھا۔ فرمایا کہ مرغ پلاؤ اور زردہ سے شرکاء کی دعوت کریں۔ تم (مجھے فرمایا) بخیل ہو۔ اس رقم کو دو دن کے کھانے کے لئے چت کر دو گے۔ ایسے نہیں ہو گا۔ آپ زردہ پلاؤ تیار کر کے نمونہ ٹفن میں ڈال کر بھائی محمد طفیل کو بھیجیں مجھے لاہور میں آکر چیک کروا جائے۔ اور رقم بھی لے جائے۔ فقیر نے ایسے کیا جب زردہ دیکھا کہ سادہ پکایا ہے بادام' کشمش گری نہیں ڈالی' تو بہت ہنسے اور فرمایا کہ مولوی صاحب نے پھر ہاتھ دکھایا ہے۔ رقم بچالی ہے یہ کل کے کھانے پر خرچ کریں گے۔

جب صدیق آباد تشریف لائے تو فیصل آباد کے ایک دوست کو حکم فرمایا کہ زنانہ کپڑا لائے کہ مدرسہ میں پڑھنے والی بچیوں میں تقسیم کر دو۔ راقم نے عرض کیا کہ مسافر بچیاں تو ہمارے ہاں نہیں ہیں۔ مقامی بچیاں پڑھتی ہیں اور وہ سب متمول ہیں۔ ہاں البتہ ہمارے ہاں مسافر طلباء پڑھتے ہیں۔ چھ صد میٹر ان کے لئے کپڑا چاہئے۔ مولانا غلام مصطفیٰ خطیب وانچارج جامع مسجد ومدرسہ و مبلغ کو بلا کر فرمایا کہ یہ چند زنانہ سوٹ رکھ لو۔ غریبوں میں تقسیم کر دینا۔ مجھے فرمایا کہ طلباء کے لئے کپڑا خریدنا نہیں۔ اس کا اہتمام بھی میں کروں گا۔ ایک دن لاہور سے فون آیا کہ اہتمام ہو گیا ہے۔ کپڑا بھجوا رہا ہوں۔ خود پہنچوایا اور تقسیم کی تفصیل سن کر بہت خوش ہوئے۔ جیسے کوئی اپنی اولاد کو عید کے کپڑے دیکر خوش ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ۔

اس سال طبیعت ٹھیک نہ تھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد کی تاریخ

آگئی۔ آپ کے فرزند نسبتی آصف کا بیان ہے کہ ہم نے عرض کیا کہ آپ سفر کی پوزیشن میں نہیں آپ کی طبیعت سفر کی متحمل نہیں۔ فرمایا کہ ہمارے بزرگ مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے اپنے جواں سال اکلوتے صاحبزادے زین العابدین کا جنازہ چھوڑ دیا تھا مگر ختم نبوت کے پروگرام کو نہیں چھوڑا تھا۔ میں ہر حال میں جاؤں گا۔ چاہے صحت کا کچھ بھی ہو جائے۔ یہ آپ کا عزم جواں مرداں تھا۔ نہ صرف تشریف لائے بلکہ اپنی صاحبزادی کے نکاح کی تقریب بھی کانفرنس کے موقعہ پر کر ڈالی۔ کہ اس مبارک اجتماع کے صدقے اللہ میاں اس کام میں بھی برکت ڈالیں گے۔ اس کانفرنس کے لئے باگڑ سرگانہ اور خانیوال بستی سراجیہ کے دوستوں کو کہہ کر ان کی بسیں تیار کرواتے۔ نوجوانوں کی میٹنگ کر کے ان کی ڈیوٹی لگاتے کہ آپ نام لکھیں کرایہ جمع کریں۔ آپ بس کی بکنگ کرائیں۔ آپ راشن خریدیں۔ آپ پہلے جاکر ٹینٹ مخصوص کرائیں۔ غرضیکہ سب کی علیحدہ علیحدہ ڈیوٹی لگاتے۔ پھر جو ساتھی حاضر نہ ہو سکتا اس پر غصہ ہوتے اور فرماتے کہ میاں ہماری دوستی تو ختم نبوت کی وجہ سے ہے۔ اگر آپ اس میں کوتاہی کریں گے تو ہمارا آپ سے کوئی تعلق نہیں۔ جب تک وہ آئندہ کے لئے وعدہ نہ کرلیتا اسے معافی نہ ملتی۔

لاہور کے محترم ملک فیاض صاحب کو آمادہ کیا کہ وہ ختم نبوت کے کلینڈر شائع کیا کریں۔ خود بھی دوستوں کو متوجہ کرتے اور ملک صاحب کی پشتیبانی بھی کرتے۔ خود ہر سال خوبصورت عمدہ دیدہ زیب کلینڈر شائع کر کے ملک بھر کے جماعتی حلقہ کو بھجواتے۔ مجلس کا نام ہوتا اور ایک پیسہ بھی مجلس کے فنڈ سے اس پر خرچ نہ ہونے دیتے۔ اس سال جیبی سائز کے خوبصورت کلینڈر شائع کرائے۔ دعاؤں کے خوبصورت چارٹ پر سال کا کلینڈر لگوا کر تقسیم کرانے کا اہتمام فرمایا۔

غرض ہمہ وقت وہ مجلس کے کام وکاز کو وسعت دینے کے لئے فکر مند رہتے۔ مجلس کے ایک ایک کام کی نگرانی وخدمت سرانجام دیتے۔ مگر کیا مجال ہے کہ کبھی چودھراہٹ کا یا کریڈٹ کا خیال آیا ہو۔ مخدوم ہو کر خدمت کرنا ان پر بس تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو بقعہ نور بنائے۔ اتنے واقعات ذہن کی سکرین پر جمع ہو رہے ہیں کہ اگر ان کو لکھنا شروع کیا تو مضمون زیادہ طویل ہو جائے گا۔

آپ کے بہوئی جناب چوہدری محمد یوسف صاحب اور چچا زادہ بھائی جناب چوہدری محمد امین نے بتایا کہ لاہور میں جب آپ زیر علاج تھے ایک دفعہ بیماری کے حملہ سے آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ کافی دیر بعد جب ہوش آیا تو سب سے پہلے فرمایا کہ میرے سرہانے ختم نبوت کا کلینڈر رکھ دو تا کہ دوست آئیں تو تقسیم کر سکوں۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے لئے دوستوں کو ترغیب دینا ماہنامہ لولاک کے خریدار بنانا۔ باگڑ میں مجلس کا ہر ماہ جمعہ مقرر کرنا۔ غرض کون کون سی کس کس بات کو لکھا جائے۔

ڈھونڈیں ہم نقوش سبک رفتگاں کہاں
اب گرد کارواں بھی نہیں کارواں کہاں

گراں گذرتا تھا جن سے جدا ہونا دو چار لمحے
ہائے افسوس کہ بغیر ان کے اب عمریں بسر ہوں گی

عجیب وغریب

جناب محمد اسحٰق خان خاکوانی صاحب کے حوالہ سے ایک دوست نے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے ٹرین کے ذریعہ ملتان تشریف لانا تھا۔ پیشوائی کے لئے صاحبزادہ محمد عابد صاحب رات کو ملتان آگئے۔ رات کو میرے ہاں قیام فرمایا۔ صبح فرمایا کہ ٹرین کا وقت ہو گیا ہے گاڑی نکالو۔ میں نے عرض کیا کہ عمرہ سے مہمان آرہے ہیں قبلہ حضرت اقدس کو لینے والے بیسوں اسٹیشن پر ہوں گے۔ مگر ان مہمانوں کا نظم صرف مجھے کرنا ہے۔ مجھے اجازت ہو تو میں گاڑی لے کر ایئرپورٹ چلا جاؤں۔ آپ حضرت قبلہ کو لے آئیں۔ پھر مکان پر جمع ہو جائیں گے۔ فرمایا بہت اچھا میرے ساتھ بیٹھ گئے۔ عزیز ہوٹل کے قریب فرمایا کہ مجھے رکشہ پر بٹھا دو۔ میں نے گاڑی روکی وہ رکشہ میں سوار ہوتے ہوئے فرمانے لگے کہ ایئرپورٹ ضرور جاؤ مگر تمہارے مہمان اتریں گے نہیں۔ میں اسے

مذاق سمجھا۔ ایئرپورٹ پر چلا گیا اعلان ہو گیا۔ سواریاں جانے والی اندر چلی گئیں ان کو بورڈنگ کارڈ مل گئے۔ جہاز آگیا رن وے پر گاڑیاں دوڑنے لگیں جہاز فضا میں چکر کاٹتا نظر آنے لگا۔ اترنے کے لئے اس کی سطح کم ہوتی گئی مگر یکدم اس نے اوپر کی طرف پرواز کی اور کراچی کے لئے واپس ہو گیا۔ ادھر اعلان ہو گیا کہ فنی خرابی سے جہاز واپس جارہا ہے۔ میں نے گاڑی دوڑائی اسٹیشن پر گیا۔ ریل گاڑی آنے میں دیر تھی۔ صاحبزادہ نے مجھے دیکھتے ہی مسکرا کر فرمایا کہ مہمان لے آئے؟۔ میرے جواب سے پہلے موضوع تبدیل کردیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم' محترم صاحبزادہ کے پاسپورٹوں کی ضرورت پڑی۔ صاحبزادہ نے کہا کہ دفتر میں ہیں۔ دفتر کا کونہ کونہ چھان مارا مگر نہ ملے۔ صاحبزادہ کا اصرار تھا کہ ریکارڈ روم' سیف' فائلیں تلاش کریں۔ دفتر میں میں نے رکھوائے تھے۔ تلاش بسیار کے بعد مایوسی ہو گئی۔ تو صاحبزادہ نے شام کو فون کر کے مجھے فرمایا کہ حضرت آپ خود تلاش کریں۔ رفقاء جلد بازی میں مکمل تفتیش نہیں کرتے۔ آپ خود چیک کریں۔ مولانا فرماتے ہیں کہ میں نے حامی بھر لی۔ دوسرے روز نماز کے بعد خلاف معمول جلدی دفتر آگیا۔ چابیاں منگوائیں اتنے میں صاحبزادہ صاحب کا فون آگیا کہ آپ نے پاسپورٹ تلاش کئے؟۔ میں نے کہا کہ چابیاں میرے ہاتھ میں ہیں۔ ابھی بسم اللہ کرتا ہوں۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ سیف کھولیں اس کے رجسٹروں میں پاسپورٹ پڑے ہیں۔ سیف کھولا رجسٹر اٹھائے تو نیچے کے رجسٹر کے اندر گتہ کے نیچے پڑے ہوئے پاسپورٹ مل گئے۔ پانچ منٹ بعد صاحبزادہ صاحب کا فون آیا۔ مل گئے۔ میں نے کہا مل گئے۔ لیکن آپ بتائیں کہ آپ کو خانیوال بیٹھے بیٹھے کیسے پتہ چل گیا کہ سیف کے رجسٹروں کے درمیان میں پڑے ہیں۔ تو فرمایا کہ ایک آدمی ہمارے ہاں استخارہ کرتا ہے اور اس کا کامیاب استخارہ ہوتا ہے۔ اس سے استخارہ کرایا تھا۔ مولانا نے فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ استخارہ خود حضرت صاحبزادہ صاحب کا اپنا تھا۔

مولانا گل حبیب فرماتے ہیں کہ میں ۱۹۹۸ء میں صاحبزادہ صاحب کے ساتھ سفر حج میں شریک تھا۔ گھر پر ہمارے عزیزوں میں چپقلش تھی۔ جس سے میں پریشان تھا۔ حج کے بعد ایئرپورٹ پر جب پھر گھر کا ماحول یاد آیا تو پھر پریشانی ہوئی۔ صاحبزادہ صاحب اٹھے میرے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا مولانا' پریشان کیوں ہوتے ہیں آپ کے ان عزیزوں کی صلح ہو گئی ہے۔ واپس گھر آکر معلوم ہوا کہ واقعی صلح ہو گئی تھی۔

چوہدری محمد امین نے بتایا کہ سفر عمرہ پر پیٹی خالی کر کے مجھے دی۔ میں نے بیگ میں رکھ لی۔ مدینہ طیبہ سے احرام کے لئے جب پیٹی کو کھولا تو پندرہ صدریاں نکلے۔ امین صاحب کہتے ہیں میں نے کہا کہ پیٹی خالی تھی یہ رقم کہاں سے آگئی؟۔ مسکرا کر فرمایا کہ ہمارے تھوڑے ہیں؟ غریبوں کے ہیں۔ مکان سے باہر آتے ہی آٹھ صد ایک آدمی کو سات صد دوسرے کو دے کر فارغ ہو گئے۔

مستجاب الدعوات

محترم صاحبزادہ صاحب میں دیگر خوبیوں کے علاوہ ان پر رب کریم کا ایک یہ خاص کرم تھا کہ وہ مستجاب الدعوات تھے۔ موج میں آکر جو کہہ دیتے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ویسے ہی ہو جاتا تھا۔ اس پر سینکڑوں واقعات ہوں گے۔

خدمت خلق و غریب پروری

محترم صاحبزادہ صاحب بار بار فرمایا کرتے تھے کہ عبادت سے جنت ملتی ہے۔ خدمت سے خدا تعالیٰ ملتے ہیں۔ اپنے شیخ کی تو وہ مثالی خدمت کرتے تھے۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم کے جوتوں کو سینے سے لگایا ہوا راقم نے بارہا دیکھا ہے۔ حرمین شریفین میں حاضری کے لئے حضرت کی معیت کو ترجیح دیتے تھے۔ بلکہ حضرت کے بغیر ان کے ہاں حاضری تصور نہیں تھا۔

ایک بار برطانیہ سے واپسی پر صبح کی نماز سے کچھ قبل مدینہ طیبہ حاضری ہوئی۔ رہائش گاہ پر پہنچ کر حضرت قبلہ کی طبیعت سفر کے باعث نڈھال تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں رہائش گاہ پر نماز پڑھوں گا۔ پھر آرام کر کے

اشراق وناشتہ کے بعد مواجہ شریف پر حاضری ہوگی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے سنتے ہی فوراً فرمایا مولانا(راقم) آپ حرم نبوی ﷺ چلیں۔ میں حضرت کے ساتھ یہاں نماز پڑھوں گا۔ چنانچہ ایسے ہوا۔ پھر حضرت کے ساتھ مواجہ شریف پر تشریف لے گئے۔

غریب ومسکین بیوہ' یتیم ولاوارث لوگوں کی برابر خفیہ مدد کرتے رہتے تھے۔ گاؤں کے لوگوں کا بیان ہے کہ اس طرح غریبوں کی خفیہ امداد سے وہ کئی گھرانوں کی کفالت کرتے تھے۔

محترم مولانا مفتی ظفر اقبال صاحب نے بتایا کہ ہمارے ایک مدرس قاری صاحب کو عمرہ کا شوق تھا۔ تنگدستی تھی۔ تو چھ ماہ کی مدرسہ سے پیشگی تنخواہ لی۔ قرضہ وغیرہ لیا عمرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ پہلا سفر اور بالکل سیدھے سادھے درویش منش خیال تھا کہ کیسے ان کا سفر ہوگا۔ ان کو رخصت کرنے کے لئے ایئرپورٹ گئے۔ تو اتفاق سے اسی فلائٹ سے صاحبزادہ صاحب عمرہ کے لئے جارہے تھے۔ قاری صاحب کو ان کے ساتھ کردیا۔ ہر طرح کا خیال رکھا۔ عمرہ کرایا۔ قاری صاحب کے جاننے والے جب مل گئے ان کے سپرد کرکے مطمئن ہوئے۔ اس طرح ان کی خدمت خلق کی بے شمار مثالیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائیں۔

تبرکات

محترم صاحبزادہ صاحب کو تبرکات جمع کرنے کا بہت شوق تھا۔ غلاف کعبہ کا ٹکڑا ملا۔ تو اس کے متعلق وصیت کی کہ میرے کفن کے ساتھ دل کے حصہ پر رکھ دیا جائے۔ چنانچہ ایسے ہوا۔ مختلف قطعات خوبصورت فریم کرواکر دفتر اور گھر میں لگوائے ہوئے تھے۔ رحمت دو عالم ﷺ کی طرف منسوب موئے مبارک ان کے پاس تھا۔ جسے بہت ہی احترام دیا کرتے تھے۔ آخری دنوں میں مجھے فرمایا کہ مولانا مبارک ہو' مجھے ایک اور جگہ سے اس دفعہ پچیس تیس سال کی محنت سے ایک اور موئے مبارک مل گیا ہے۔ فقیر کو پہلے موئے مبارک کا بھی علم تھا۔ اب دو ہوگئے تو فقیر نے عرض کیا کہ اب تو آپ صاحب نصاب ہوگئے۔ میرے دل میں خیال تھا کہ ایک دفتر کی لائبریری میں تبرک کے طور پر مانگ لوں۔ مگر آپ نے فوراً کہا کیا مطلب صاحب نصاب کا؟۔ ان کی بیماری اور طبیعت کا اضمحلال اور موئے مبارک سے ان کی محبت کے باعث فقیر کا حوصلہ نہ پڑا۔ فوراً عرض کیا صاحب نصاب کا معنی آپ کی بہت خوش نصیبی ہے پہلے ایک موئے مبارک تھا اب دو ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائیں۔ میری نیت تو سمجھ گئے تھے مسکرا کر ٹال دیا۔ ایک بار قبلہ حضرت اقدس نے اپنا اور کوٹ مجھے عنایت فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب نے عرصہ کے بعد فرمایا کہ اس اور کوٹ کا کیا بنا؟۔ میں نے کہا کہ تبرک کے طور پر محفوظ ہے۔ وفات پر اس کے حصے کفن کے ساتھ شامل کرنے کی وصیت کروں گا۔ فرمایا کہ حضرت اقدس کے احرام کی دو چادریں کفن کے لئے مجھ سے لے لو اور وہ مجھے دے دو۔ تو ایسے ہوا۔ ایک دفعہ فقیر نے عرض کیا کہ گنبد خضریٰ کے اندرونی حصہ پر جدید پلستر کیا گیا ہے۔ صدیوں مزار شریف پر پہرہ دینے والے قدیم پلستر کو اکھیڑا گیا تو اس کا تولہ نصف تولہ' مولانا خدا بخش اور مجھے ۱۴۰۱ھ کے پہلے سفر حجاز میں ایک کرم فرمانے عنایت فرمایا تھا۔ وہ مولانا خدا بخش کے پاس ہے۔ ابھی میں نے بھی ان سے اپنا حصہ نہیں لیا۔ یہ غالباً سفر برطانیہ میں برسبیل تذکرہ ذکر ہوا۔ واپس آکر ایک دن دفتر تشریف لائے گاڑی منگوائی مجھے ساتھ لیا اور شجاع آباد روانہ ہوگئے۔ بارش کا موسم تھا۔ راستہ خراب گاڑی کو گارے سے ایک جگہ نکالنے کے لئے زحمت بھی اٹھائی۔ آگے مولانا کے گھر تک راستہ خراب تھا۔ گاڑی نہ جاسکتی تھی پیدل گئے۔ مولانا سے وہ شیشی لی۔ ملتان تشریف لاکر تین شیشیوں میں اسے برابر اپنے ہاتھ سے تقسیم کیا۔ ایک مجھے عنایت فرمائی ایک مولانا خدا بخش کو دی اور ایک خود رکھ لی۔ ہاتھ سے تقسیم کرتے ہوئے جو گرد ہاتھ کو لگی اسے چہرے پر مل لیا۔

غالباً ۱۹۹۷ء میں برطانیہ سے واپسی پر بیت اللہ شریف کی تعمیر ہورہی تھی۔ ایک دوست مل گئے۔ انہوں نے کہا کہ بیت اللہ کے اندر آپ کو نفل پڑھوا دیتا ہوں۔ فوراً دوڑے۔ حرم شریف میں حضرت اقدس کو

تلاش کیا۔ حضرت اقدس رہائش گاہ پر تشریف لا چکے تھے۔ فقیر حضرت کے ہمراہ تھا۔ اب رہائش گاہ پر جاکر حضرت اقدس کو لانے کے لئے وقت نہیں تھا۔ اتفاق سے حضرت حافظ محمد شریف بر منگھم والے مل گئے ان کو ساتھ لیا اس ساتھی کے ساتھ بیت اللہ شریف کے اندر جاکر نوافل ادا کئے۔ اندر سے بیت اللہ شریف کی دیواروں کی ہاتھوں سے مسل کر باہر تشریف لائے۔ دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو بند کئے ہوئے رہائش پر تشریف لائے اور بڑے بھر پور جذبات سے خوشی خوشی دونوں ہاتھ فقیر کے منہ پر پھیرنے شروع کر دیئے۔ بہت حیرت ہوئی کہ کیا کر رہے ہیں۔ پوچھا تو چشم پرنم سے واقعہ بتایا۔ اب راقم نے منہ بنالیا کہ ہمیں اس سعادت سے کیوں محروم رکھا بلایا کیوں نہیں؟ اتنا ظلم تو جائز نہیں۔ فرمایا کہ بھائی وقت نہ تھا اگر میں رہائش گاہ پر آتا تو بیت اللہ شریف کے معمار مستری اندر چلے جاتے کام شروع ہو جاتا پھر تو کسی چڑیا کو بھی پر مارنے کی جرات نہ ہوتی۔ کل دوبارہ کوشش کریں گے۔ حضرت اقدس کو بتایا تو آپ مسکرا دیئے۔ دوسرے دن بہت کوشش کی مگر راقم کا مقدر قبلہ صاحبزادہ صاحب کے مقدر کا کہاں مقابلہ کر سکتا ہے۔ اہتمام نہ ہو سکا۔ بادشاہوں کو بیت اللہ شریف کے اندر سرکاری سطح پر اجازت ملتی ہے۔ ایک درویش کو قدرت نے کس طرح اس سعادت سے نواز دیا۔ محترم جناب محمد اسحٰق خان خاکوانی نے اپنی گفتگو میں قبلہ صاحبزادہ کے متعلق یہ خوبصورت جملہ کتنا سچا فرمایا کہ:

"مزاج شاہانہ تھا گزران فقیرانہ تھی"

منتظم، معاملہ فہم اور قوت فیصلہ

محترم صاحبزادہ صاحب کو رب کریم نے محض اپنے کرم سے جن خوبیوں سے نوازا تھا۔ ان میں معاملہ فہمی، قوت فیصلہ اور انتظامی امور کو احسن طریقہ پر چلانے کی خوبیاں مثالی اور قابل رشک تھیں۔ آپ اندازہ لگائیں کہ خانقاہ شریف کے تمام متعلقین، عالمی مجلس کا تمام حلقہ، دوست احباب غرض تمام جاننے والے اپنے دل کے دکھڑے عرض کر کے مشورہ، دعائیں اور ہدایات کے لئے محترم صاحبزادہ صاحب سے رجوع کرتے تھے۔ خانقاہ شریف کے حلقہ میں تو مشہور تھا کہ پہلے چھوٹے پیر صاحب کو آمادہ کر لیں۔ چنانچہ اسی فیصد امور وہ نمٹا دیتے تھے۔ محترم محمد اسحٰق خان خاکوانی کے بقول گھر کے دس افراد ہیں۔ بچے، چچیاں، میاں، بیوی سب اپنے جھگڑے ومشکلات صاحبزادہ صاحب سے عرض کرتے تھے۔ باپ بیٹے کے متعلق، میاں اپنی اہلیہ کے متعلق، اور اہلیہ اپنے میاں کے متعلق قابل تصفیہ امور کے لئے صاحبزادہ صاحب سے رجوع کرتے تھے اور صاحبزادہ صاحب کا کمال یہ تھا ایسے مزاج شناس تھے کہ فیصلہ کرتے وقت سب کے مزاجوں کا خیال کر کے آپ فیصلہ فرماتے، جس سے سب خوش ہو جاتے جس کی غلطی ہوتی اسے بھی حکمت عملی، نرمی، گرمی سے اس کی اصلاح فرما دیتے تھے۔ شادی، غمی سبھی امور کے لئے رفقاء ان سے رجوع کرتے تھے۔ بروقت صحیح فیصلہ کرنے میں دیر نہیں لگاتے تھے۔

ایک بار جدہ سے مدینہ طیبہ جانے کے لئے لوکل فلائیٹ کے بورڈنگ کارڈ لے کر لاونج میں چلے گئے۔ معلوم ہوا کہ حضرت قبلہ کے سامان کا دستی بیگ جدہ ایک دوست کے گھر رہ گیا۔ محترم صاحبزادہ سعید احمد صاحب سے فرمایا کہ حضرت کے ساتھ چلیں میں بیگ لے کر دوسری فلائیٹ سے آجاؤں گا۔ سعودیہ مقامی فلائیٹ کے لئے بورڈنگ لے کر بھی آدمی رہ جائے تو وہ انتظار نہیں کرتے۔ ایئرپورٹ سے نکلے ٹیکسی لی سامان جاکر وصول کیا اس ٹیکسی سے واپس آئے تو جہاز جا چکا تھا۔ دوسری فلائیٹ جو چار پانچ گھنٹہ کے بعد جا رہی تھی اس کے لئے ٹکٹ مانگا تو اس میں سیٹ نہ تھی۔ بہت کوشش کی مگر کوئی صورت نظر نہ آئی۔ بہت پریشان ہوئے۔ خیال یہ کہ حضرت قبلہ کو مدینہ طیبہ میں پریشانی نہ ہو۔ دوسرا یہ کہ مواجہ شریف پر حاضری حضرت قبلہ کے ہمراہ نہ ہو سکی۔ اس پریشانی میں دعا کی۔ اتنے میں سامنے کے کونٹر پر ایک عرب افسر نے بلا کر پوچھا۔ صاحبزادہ صاحب نے پریشانی بتائی۔ اس نے فوراً اسی پہلے ٹکٹ پر اور چارجنگ لے کر فسٹ کلاس کی سیٹ دے دی۔ مدینہ طیبہ پہنچے مسجد نبوی گئے تو قبلہ حضرت باہر نکل رہے تھے۔ تو بے ساختہ گلے ملتے ہی عرض کیا کہ حضرت آج معلوم ہوا:

"سجنوں کا وچھوڑ آکتنا بھاری ہوتا ہے۔"

اس پر حضرت قبلہ نے سینہ سے لگالیا۔ فرماتے تھے 'میری ساری تھکاوٹ دور ہوگئی۔ دیکھئے کتنا بروقت صحیح فیصلہ تھا کہ جہاز چھوڑ دیا۔ مگر حضرت کی راحت کی خاطر سفری سامان لئے بغیر سفر نہیں کیا۔

اسی طرح ایک دفعہ بورڈنگ کارڈ لے کر لاونج میں جاکر بیٹھ گئے۔ محترم صاحبزادہ خلیل احمد صاحب کے پاس دستی بیگ تھا۔ جس میں تمام پاسپورٹ ٹکٹیں اور نقدی تھی۔ جب جہاز کے اندر جانے کا اعلان ہوا تو لائن میں لگ گئے۔ سیٹوں پر جاکر معلوم ہوا کہ دستی بیگ تو لاونج میں رہ گیا ہے۔ فورا سیٹ سے اٹھے لوگ آرہے ہیں ان کو ادھر ادھر کرتے اس تیزی سے نکلے کہ جہاز کا عملہ پریشان ہوگیا وہ پکارتے رہے مگر آپ نے ایک نہ سنی۔ ان کا ایک آدمی پیچھے دوڑا' اتنے میں آپ سیڑھیوں سے اتر کر لاونج میں اپنی کرسی سے بیگ اٹھا چکے تھے۔ تب وہ سمجھے کہ کیا پرابلم تھا۔ عملہ نے واپس احترام سے لاکر آپ کو جہاز میں بٹھادیا۔ اب اگر سوچتے رہ جاتے تو کتنا نقصان ہوتا۔ اس طرح بروقت صحیح فیصلہ کرنے میں اپنی مثال آپ تھے۔

فرماتے تھے کہ ایک بار حضرت قبلہ مسجد نبویؐ سے پیدل رہائش گاہ کی طرف ڈاکٹر حمید اللہ خاکوانی بہاولپوری کے ساتھ تھے۔ راستہ میں گاڑی نے سائیڈ ماری حضرت سڑک پر گرگئے۔ سر پر چوٹ آئی۔ اور خون بہہ نکلا۔ ڈاکٹر صاحب پریشان اتنے میں صاحبزادہ صاحب آگئے۔ گاڑی کی' ہسپتال گئے معائنہ ہوا ایکسرے لیا' پٹی کرائی' کیس سیریس تھا۔ فورا ہسپتال میں داخل کرادیا۔ اب ڈرائیور جس نے سائیڈ ماری اسے پولیس نے پکڑلیا۔ پولیس آفیسر نے کہا کہ آپ حضرت کو لے کر آئیں۔ حضرت قبلہ کو لے جانے لگے تو پھر خون جاری ہوگیا۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب اور ڈاکٹر صاحب تھانہ آئے۔ پولیس آفیسر بدمزاج تھا۔ اس نے کہا ان دو میں سے ایک کو بٹھالو۔ جب تک مضروب نہ آکر بیان دیں یہ تھانہ میں رہیں۔ فورا صاحبزادہ صاحب نے فیصلہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ آپ حضرت قبلہ کی خدمت کے لئے چلیں۔ میں یہاں رہتا ہوں۔ پولیس لاک اپ میں بند ہوگئے۔ اب صبح سے یہ معاملہ چل رہا تھا ظہر کی اذان کا وقت ہورہا تھا۔ بھوک نے بہت ستایا فرماتے ہیں کہ۔ میں نے دعا کی کہ یااللہ ہم تو یہاں مشکلات حل کرانے کے لئے آتے ہیں۔ یہ تو نئی مصیبت گلے پڑگئی۔ بھوک' گرفتاری' شیخ سے جدائی' مسجد شریف کی نماز سے محرومی' پتا نہیں کیا کیا۔ ایک ساتھ مشکلات عرض کرکے دعا کی۔ ابھی دعا ختم کی ہوگی کہ ایک صاحب دوسرے لاک اپ میں بند شخص کے لئے تازہ تازہ مرغ پلاؤ کا بھرا ہوا تھال لائے۔ اور دوسرے شخص کو کہا کہ ان مولانا صاحب کو بھی ساتھ شریک کریں۔ وہ باہر کھڑا یہ اندر والا مجھے بلائے میں ذرا تکلف کروں تو اس نے زور سے میرا ہاتھ پکڑ کر شریک کرلیا۔ میں نے اس یقین کے ساتھ کھانا کھایا کہ اب دعا کی منظوری کی نقد ظاہر ہورہی ہے۔ اللہ میاں کی شان کے خلاف ہے کہ دعا آدھی منظور ہو' اور آدھی منظور نہ ہو۔ پوری منظور ہوگئی ہے۔ کھانا کھاکر فارغ ہوئے تو نہ معلوم پولیس آفیسر کے دل میں کیا آیا۔ تمام لاک اپ کے قیدیوں کو بلاکر جیل بھجوانے کی فہرست بنوانے لگا۔ میرا نام آیا تو کہا کہ مضروب بھی ان کا آدمی ہو۔ یہ معاف کرکے احسان بھی کریں۔ اور ہم آدمی بھی ان کا اندر کردیں۔ تو یہ زیادتی ہے ان کو لے جاؤ ہسپتال میں ہی مضروب کا بیان لے کر ان کو فارغ کردیں۔ ہسپتال گئے تو آگے حضرت قبلہ تھانہ جاکر بیان دینے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ صاحبزادہ صاحب کو دیکھا تو فرمایا اچھا ہوا آپ آگئے میں تو آپ کے لئے پریشان تھا۔ صاحبزادہ صاحب نے عرض کیا حضرت میں آپ کے لئے پریشان تھا۔ بیان ہوا۔ پولیس کو فارغ کیا اور پھر حرم شریف میں ایک ساتھ جاکر نماز ادا کی۔ اللہ تعالیٰ نے چند دنوں بعد حضرت کو صحت سے سرفراز فرمادیا۔

حضرت جہاں تشریف لے جاتے تمام تر انتظامات اور مصروفیات کی ترتیب صاحبزادہ صاحب کے سپرد ہوتی آپ اس خوش اسلوبی سے اس کو مرتب کرتے کہ حضرت قبلہ کو بھی آرام رہتا۔ رفقاء اور متعلقین کو بھی بھرپور استفادہ کا موقعہ مل جاتا۔

عجیب سے عجیب تر

جنرل ضیاء الحق کے زمانہ میں

دوسری بار حج کرنے والوں کے لئے مشکلات تھیں۔ جبکہ قبلہ حضرت صاحب اور صاحبزادہ صاحب حج پر جانے کا معمول ترک نہیں کرنا چاہتے تھے۔ تو اس کی سبیل یہ نکالی کہ پاکستان سے وزٹ ویزا پر کویت تشریف لے جاتے وہاں سے حج کا ویزا لگوا لیا جاتا۔ ایک بار ویزا سیکشن آفیسر نے صاحبزادہ صاحب کے ویزا کے لئے پس و پیش کیا تو حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ان کے بغیر تو میں بھی نہیں جاسکتا۔ ویزا آفیسر نے کہا کیا جنت میں ان کو ساتھ لے کر جاؤ گے؟۔ حضرت نے صاحبزادہ صاحب کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ہاں یہ جنت میں بھی میرے ساتھ ہوں گے۔ اس پراعتماد گفتگو کا ویزا آفیسر پر اثر ہوا' اور ماشاء اللہ ماشاء اللہ کہہ کر فوراً صاحبزادہ صاحب کا ویزا لگا دیا۔

ایک دفعہ برطانیہ جانے کے لئے اسلام آباد ویزا کے لئے گئے تو آفیسر نے حضرت قبلہ سے پوچھا کہ اگر ہم ان (صاحبزادہ صاحب) کو ویزا نہ دیں تو پھر ؟ آپ (حضرت قبلہ) نے فرمایا پھر مجھے بھی نہیں چاہئے۔ مسکرا کر اس نے دونوں ویزے لگا دیئے۔

قاضی فیض احمد ٹوبہ والوں کے حوالہ سے مولانا محمد علی صدیقی نے بتایا کہ ایک بار سرہند شریف کے سفر میں بھی صاحبزادہ صاحب کے ساتھ تھا۔ خانقاہ مجددیہ کے متعلقین سے ایک بزرگ جو مالیر کوٹلہ کے تھے۔ قبلہ حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب سے ملنے کے لئے سرہند شریف تشریف لائے۔ جاتے وقت سب سے جب مصافحہ کر چکے تو صاحبزادہ صاحب سے ہاتھ تھوڑا ملاتے ہی واپس کھینچ لیا۔ اور حضرت قبلہ سے عرض کی کہ یہ حضرت خلیفہ صاحب (حضرت ثانی ") کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت نے فرمایا ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ حضرت خلیفہ صاحب" (ہندوستان کے ساتھی حضرت ثانی" کو خلیفہ صاحب ہی کہتے تھے) والی کشش ان کے ہاتھوں میں ہے۔ اس سے سمجھا کہ یہ ان کے صاحبزادے ہیں۔ پھر مصافحہ کیا دعائیں دیں اور چل دیئے۔

ملک فیاض اختر صاحب نے بتایا کہ میرے ڈرائیور مقبول کے سر میں درد تھا۔ میں نے دم کرنے کے لئے استدعا کی تو اسے کہا آنکھیں بند کرو اس نے آنکھیں بند کیں آپ نے دم کیا۔ ڈرائیور نے ملک صاحب کو بتایا کہ عجیب ہوا۔ میں نے آنکھیں بند کیں انہوں نے (صاحبزادہ صاحب) نے دم شروع کیا تو مکہ مکرمہ' مدینہ طیبہ کا ماحول میرے خیال میں گردش کرنے لگا۔ آنکھیں کھولیں تو درد کافور ہو چکا تھا۔ ملک صاحب کہتے ہیں کہ مجھے افسوس ہوا کہ صاحبزادہ صاحب کی ان پر یہ نظر کرم اور میں پرانا دوست ساتھی' خادم ہوں میں اس سے محروم ہوں۔ دوسرے دن دو کین زمزم کے لے کر گیا۔ خیال تھا کہ چھوٹا صاحبزادہ صاحب کو دوں گا۔ بڑا خود رکھوں گا کین گاڑی میں چھوڑے خود صاحبزادہ صاحب کے کمرہ میں داخل ہوا۔ دیکھ کر فرمایا کہ ملک صاحب آپ ہمیشہ میرا شکوہ کرتے رہتے ہیں۔ شاکی رہتے ہیں۔ ایسے نہ کیا کرو۔ میں یہ سنتے ہی پانی پانی ہو گیا۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ زمزم باہر کیوں چھوڑ کر آئے مجھے اور ندامت ہوئی میں نے ڈرائیور کو کہا کہ بڑا کین زمزم کا لے کر آئے تو فوراً فرمایا کہ جو پہلے فیصلہ کیا تھا اس پر عمل کرو۔ وہ چھوٹے والا کین لاؤ جو پہلے ارادہ کر کے آئے تھے۔ ملک صاحب کہتے ہیں کہ یہ بیماری کے آخری دنوں کی بات ہے۔ جب آپ لاہور میں زیر علاج تھے۔

یہاں پر ایک اور بات یاد آئی کہ ایک دن راقم نے صاحبزادہ صاحب کی بیماری کا حال دیکھ کر عرض کیا۔ کہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ " کی بیماری کے لئے مولانا محمد ادریس انصاری" صادق آباد والے تشریف لائے تو انہوں نے حضرت شیخ الحدیث صاحب" سے عرض کیا کہ اللہ رب العزت اپنے کسی محبوب بندہ کو اعلیٰ مراتب پر پہنچانا چاہتے ہیں۔ وہ ذکر واعمال سے اگر نہیں پہنچ پاتا۔ تو اللہ میاں بیماری سے اس کے رفع درجات فرما دیتے ہیں۔ فوراً صاحبزادہ صاحب نے فرمایا مولوی صاحب' اللہ تعالیٰ بغیر تکلیف کے بھی وہ درجہ دے سکتے ہیں۔ اس کے بغیر ہی دے دیں۔ یہ تو جملہ معترضہ ہوا۔ مجھے عرض یہ کرنا ہے کہ آخری دنوں میں صاحبزادہ صاحب درجات کی بلندی کے لئے ہوا سے زیادہ تیزی سے سفر کرتے نظر آتے

ہیں۔ جیسا کہ ملک صاحب کی روایت سے معلوم ہوا۔ ملک صاحب کی یہ روایت ہے کہ میں نے ایک دن عرض کیا کہ مکان بدلنا ہے کرایہ پر دوسرا مکان مل نہیں رہا۔ فرمایا مل جائے گا۔ اسی شام مجھے مکان مل گیا۔ دو دن بعد تشریف لائے تو فرمایا سناؤ بھائی کیسے رہا۔ میں نے عرض کی کہ آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے مسئلہ حل کر دیا۔ فرمایا نہیں ملک صاحب میں نے حضرت قبلہ سے آپ کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ میں کیا ہوں یہ سب شیخ کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔

بیماری

کچھ عرصہ سے آپ کو شوگر کی شکایت تھی۔ آپ نے خوراک کم کر دی۔ پہلے بھی خوراک بہت کم تھی۔ اب مزید کم کی تو کمزوری نے آن گھیرا۔ میٹھے سے پرہیز کیا جگر کو میٹھا چاہیے۔ اب جگر سکڑنا شروع ہو گیا۔ اس میں سفر نہیں کرنا چاہیے۔ آپ کو قدرت نے پیدا ہی سفر کے لئے کیا تھا۔ بس طبیعت نڈھال ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے بہت جتن کئے مگر ستمبر ۱۹۹۸ء سے صحت اس قدر بگڑنا شروع ہو گئی کہ آپ صاحب فراش ہو گئے۔ کچھ عرصہ گھر زیر علاج رہے۔ شعبان میں ملتان تشریف لائے۔ حضرت حکیم حنیف اللہ مرحوم نے آپ کو دیکھا۔ جناب ڈاکٹر پروفیسر عنایت اللہ کا علاج شروع ہوا۔ وہ صبح و شام اپنی خوش بختی سمجھ کر فکر مند ہو گئے۔ ڈاکٹر خالد خاکوانی اور ان کے صاحبزادہ ڈاکٹر محمد عابد خان نے خدمت کے لئے دن رات ایک کر دیا۔ خواہش تھی کہ قیام دفتر میں ہو۔ ایک کمرے کے ساتھ اٹیچ باتھ بنوانا شروع کیا۔ مگر مکمل ہونے سے پہلے ہی آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ جناب میاں خان محمد صاحب مرحوم اور آپ کے پورے خاندان نے مکان آپ کے لئے وقف کر دیا۔ چوہدری محمد امین، چوہدری محمد آصف، چوہدری عتیق الرحمن،

اسلام کی ابدی صداقتوں اور انسانی رفعتوں کا مبلغ عالمی اردو جریدہ

ماہنامہ

نورٌ علیٰ نور

کراچی

یہ رسالہ نہیں حق کا دستور ہے
اس کا ہر حرف نورٌ علیٰ نورٌ ہے

اعجاز رحمانی

زیر ادارت

مولانا عبدالرشید انصاری

اسلام کی ہمہ گیر تعمیری، فلاحی، آفاقی دعوت، قرآن و سنت کی نجات آفرین انقلابی تعلیمات، ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ و اتحاد، عالم اسلام کے اجتماعی وقار و مفاد، مملکت خداداد پاکستان کی سلامتی و استحکام، دینی اقدار کی بالادستی کے قیام اور حیات مسلم کے تمام گوشوں معیشت و معاشرت کو اسلامی شریعت کے تابع فرمان بنانے کی پاکیزہ سوچ اور پر خلوص امنگوں پر مبنی مضامین و مقالات اور فکر انگیز تبصروں سے مزین

منفرد ماہنامہ

مجلہ نورٌ علیٰ نورٌ نے

دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا پھیلانے کے جذبوں سے سرشار ہو کر

مارچ ۱۹۹۹ء سے اشاعت کا آغاز کر دیا ہے

بدل اشتراک =/120 روپے سالانہ دینی مدارس کے طلباء و اساتذہ کرام کے لئے صرف =/60 روپے سالانہ

ناظم اشاعت

ماہنامہ نورٌ علیٰ نورٌ۔ مسجد عائشہ صدیقہؓ سیکٹر اا۔بی، نارتھ کراچی۔ فون: 6996518

حافظ محمد رفیق' طاہر' افضل' چوہدری محمد حسن' اعجاز احمد' اعزاز خان' غرضیکہ مختلف عزیزوں نے اپنے جسم وجان کو وقف کر دیا۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' خاکوانی حضرات' سرگانہ حضرات اور دیگر متعلقین نے دیدہ ودل فرش راہ کر دیے۔

حضرت قبلہ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم عشرہ بھر آ کر صاحبزادہ کی عیادت کے لئے ملتان قیام پذیر رہے۔ صاحبزادہ عزیز احمد' صاحبزادہ خلیل احمد' صاحبزادہ نجیب احمد' مع اپنے اہل وعیال کے لئے تشریف لاتے رہے۔ صبح وشام ملک بھر سے ٹیلی فون کے ذریعہ رابطہ کر کے رفقاء دعاؤں سے نوازتے رہے۔ طبیعت بگڑتی سنبھلتی رہی۔ لاہور جانے کا پروگرام بن گیا۔ صاحبزادہ نجیب احمد کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ الحاج حافظ قاسم حسین صاحب کے رہائش اختیار کی۔ زاہد ہسپتال میں بھی زیر علاج رہے۔ ڈاکٹر صاحبان نے بہت کوشش کی اس دوران صدیق آباد کورس کے شرکاء سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ رمضان شریف کے اوائل میں پھر ملتان آگئے۔ حسب سابق سرگانہ ہاؤس میں قیام رہا۔ ڈاکٹر صاحبان اور حکماء نے سعادت سمجھ کر خدمت کی۔ مگر طبیعت سنبھل نہ سکی۔

سفر آخرت

۱۵ شوال ۱۴۱۹ھ بمطابق ۲ فروری ۱۹۹۹ء بروز منگل دن دس بج کر چالیس منٹ پر سرگانہ ہاؤس پکھری روڈ ملتان میں آپ نے جان جان آفریں کے سپرد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں۔ انتقال کے وقت حافظ محمد رفیق' ڈاکٹر عابد خان خاکوانی' طاہر صاحب موجود تھے۔ رات سے طبیعت خراب تھی۔ صبح کو کچھ ٹھیک ہوئی۔ تاریخ پوچھی' ڈائری منگوائی نمبر تلاش کر کے فون کیا اس کے بعد لیٹ گئے۔ ساتھی آپ کو دباتے رہے۔ اور آپ زیر لب پڑھتے رہے۔ ہاتھ سینہ اور دل پر پھیرتے رہے۔ اس حالت میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کے وصال کی خبر ملک بھر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ ملتان کے رفقاء فوراً سرگانہ ہاؤس جمع ہوگئے۔ خانیوال سے آپ کی خبر سنتے ہی آپ کے چچا زاد بھائی محمد امین صاحب اور محمد انور ملتان روانہ ہوگئے۔ ادھر ملتان میں غسل اور کفن کی تیاری شروع ہوگئی۔ فقیر راقم نے آپ کو غسل دینے کی سعادت حاصل کی۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب' مولانا عبدالعزیز صاحب' اعزاز سرگانہ اور انور صاحب نے معاونت فرمائی۔ راقم عرض گذار ہے کہ آپ کا جسم اتنا تر وتازہ تھا کہ موت کا گمان بھی نہ ہوتا۔ سر مبارک کو پکڑ کر سیدھا کر کے صابن لگاتے جب چھوڑتے رخ از خود بیت اللہ شریف کی طرف ہو جاتا۔ ایک بار بازو کو صابن لگا رہے تھے تو پورا بازو گلے میں حمائل ہو گیا۔ اس حالت کو دیکھ کر راقم خود گھبرا گیا کہ کہیں سکتہ کی کیفیت تو نہیں جسے ہم موت سمجھ رہے ہوں۔ کفن کا اکمل سرگانہ' حکیم خلیل احمد الحاج محمد طفیل جاوید نے اہتمام کیا۔ ایمبولنس کے لئے ڈاکٹر محمد عابد خان اور ڈاکٹر خالد خان خاکوانی نے اہتمام کیا۔ یوں حضرت حافظ مرحوم کی ڈیڑھ بجے تیاری مکمل ہوگئی۔ اور قافلہ خانیوال کے لئے روانہ ہوا۔ خانیوال گرد ونواح' لاہور' فیصل آباد' ساہیوال' چیچہ وطنی' بہاول پور' ملتان' تک کے ساتھی بستی سراجیہ خانیوال پہنچ گئے۔

مغرب کے بعد نماز جنازہ ہوا۔ علماء صلحاء نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید صاحب نے امامت کرائی۔

صاحبزادہ محمد عابد صاحب کے اکلوتے صاحبزادہ محمد رضوان عابد' اور اکلوتی ہمشیرہ اور بہنوئی جناب محمد یوسف صاحب نے لاہور سے تشریف لانا تھا۔ ان کی آمد پر رات ۹ بجے کاروں ویگنوں کے جلوس میں ایمبولنس کے ذریعہ محترم جناب صاحبزادہ صاحب کے آخری سفر کا مرحلہ شروع ہوا۔ خانیوال' کبیر والا' جھنگ' ساہیوال' شاہ پور' خوشاب' کنڈیاں کے راستہ صبح چار بجے خانقاہ سراجیہ پہنچے۔ خانقاہ شریف بھی پشاور' پنڈی' لاہور' ملتان' بہاول پور' صادق آباد' رحیم یار خان' سرگودھا' گوجرہ' ٹوبہ' بھکر' دریا خان' گوجرانوالہ' اسلام آباد غرضیکہ کونہ کونہ سے علماء صلحاء کے قافلے پہنچے ہوئے تھے۔ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد' صاحبزادہ مولانا خلیل احمد' نے خانقاہ سراجیہ کے دفتر میں آپ کے جنازہ کو رکھوایا۔ سفید چادر میں ملبوس سفید داڑھی

والا نورانی چہرہ محو خواب نظر آتا تھا۔ آخری دیدار کا مرحلہ شروع ہو گیا۔ صبر کے بندھن ٹوٹے۔ آنسوؤں کی برسات میں لوگوں نے جوق در جوق قافلہ در قافلہ زیارت کی۔ صبح کی نماز شیخ المشائخ کی امامت میں رفقاء و حاضرین نے پڑھی۔ حضرت قبلہ چشم پرنم سے سراپا صبر و استقامت بنے ہوئے تھے۔ ۸ بجے جنازہ کا اعلان تھا۔ لوگوں کے مزید قافلے آنے شروع ہو گئے۔ پونے آٹھ بجے گھر کی مستورات کو زیارت کرانے کے لئے جنازہ کو اندرون خانہ لے جایا گیا۔ ۸ بجے حضرت دامت برکاتہم نے جنازہ پڑھایا۔ ساتھیوں نے کندھوں پر اٹھایا' خانقاہ سراجیہ کے قبرستان میں تیار شدہ قبر کے پاس لے گئے۔ رش اتنا تھا کہ معلوم نہ ہو سکا کہ کس نے قبر میں اتارا' تاہم حضرت قبلہ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم تدفین کے پورے عمل کے دوران میں موجود رہے۔ آخری دعا آپ نے کرائی۔ اور یوں قبلہ حضرت صاحبزادہ محمد عابد صاحبؒ اپنے والد گرامی حضرت ثانیؒ مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ کے قدموں میں رحمت حق کے حصار میں چلے گئے۔ اور ساتھی واپس اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ ساتھی حضرت حافظ مرحوم سے کتنا پیار کرتے تھے نوجوانوں کو دھاڑیں مار مار کر ایک دوسرے کے گلے لگ لگ کر روتے دیکھا۔ اس کی نقشہ کشی الفاظ میں ممکن نہیں۔ خاکوانی حضرات سے دو نوجوان عثمان خان' عدنان خان جیسے جگر گردہ کے لوگوں کا پتہ پانی دیکھا۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا محمد عبداللہ بھکر' مولانا نور الحق نور' مولانا قاری فیاض احمد' حاجی مقبول و حاجی یعقوب' عزیز الرحمن خوگانی' امین خان' عبداللہ خان' یعقوب خان' ڈاکٹر عابد خان' اعجاز و اعزاز' یوسف و امین' رضوان و آصف' غرض جسے دیکھا دگرگوں حالت میں دیکھا' کس کو کس حالت میں دیکھا اس کی تعبیر ممکن نہیں۔ اس لئے کہ اپنی تو اس وقت بھی ان الفاظ پر پہنچ کر حالت دگرگوں ہو رہی ہے۔ اسی پر بس کرتا ہوں۔ صاحبزادہ صاحب کے بھانجے نے یہ شعر لکھ کر دیئے۔ آپ بھی پڑھ لیں۔

افق کی سرخ قبا سے سراغ ملتا ہے
ہمارا خون ستاروں میں جگمگائے گا
ہمارے بعد کہاں یہ وفا کے ہنگامے
کوئی کہاں سے ہمارا جواب لائے گا
کانٹوں سے گھرا ہوا ہے چاروں طرف سے پھول
پھر بھی کھلا پڑتا ہے کیا خوش مزاج ہے
مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے
وہ لوگ تو نے ایک ہی شوخی میں کھو دیئے
ڈھونڈا تھا آسماں نے جنہیں خاک چھان کر

بقیہ: حج کا آسان طریقہ

زیادہ سے زیادہ کھول کر چادر کا ایک پلو دوسرے کے اوپر لے جائیں اوپر چوڑی پٹی باندھ کر پاؤں جوڑ لیں۔ گرہ اور بکسوا نہ لگائیں۔ اسی سائز کی دوسری چادر اس طرح اوڑھیں کہ پورا جسم ڈھک جائے۔ دایاں کندھا ننگا نہ کریں۔ حالت احرام میں نیچے نیکر' بنیان یا بنڈی اور سلو کا وغیرہ ہرگز نہ ہو۔ ہوائی چپل یا ایسا جوتا پہنیں جس سے پاؤں کی اوپر کی ابھری ہوئی ہڈی نہ ڈھکے اور ننگی رہے۔

خواتین کا احرام : خواتین کا لباس ہی ان کا احرام ہے۔ تقریباً ایک مربع میٹر رومال باندھ لیں تاکہ سر کے بال نہ نظر آئیں اور نہ گریں۔ اس کو احرام نہ سمجھیں۔ وضو کرتے وقت رومال ہٹا کر مسح کریں۔ بند ہو یا کھلا ہر قسم کا جوتا اور سلا ہوا لباس حالت احرام میں استعمال کر سکتی ہیں۔

دو نفل احرام : مرد اوپر کی چادر سے سر ڈھانپ کر عورتوں کا پہلے ہی ڈھکا ہو گا نیت یوں کریں۔ دو رکعت نماز نفل احرام' منہ کیا کعبہ شریف کی طرف' اللہ اکبر درج شدہ طریقہ کے مطابق دو نفل ادا کر کے مرد سر ننگا کر دیں۔ (نوٹ) خواتین اگر ایام سے ہوں یا وقت مکروہ ہو تو نفل پڑھے بغیر قبلہ رخ التحیات کی طرح بیٹھ کر عمرہ کی نیت کر لیں۔ نظافت اور صفائی کے لئے ایسی خواتین غسل' وضو کر لیں۔ (نوٹ) حالت احرام میں بغیر ملے غسل۔ چادریں تبدیل۔ ناپاک چادروں کو دھو سکتے ہیں۔ کمر کی مخصوص پٹی' گلے میں لٹکانے کا چھوٹا بیگ' عینک اور گھڑی استعمال کر سکتے ہیں۔

عمرہ کی نیت : یا اللہ میں خاص تیری رضا کے لئے عمرہ کی نیت کرتا' کرتی ہوں تو میرے لئے اسے آسان بنا دے اور قبول فرما۔ (نوٹ) صرف عمرہ کی نیت کریں۔ حج کی نیت ۸ ذی الحجہ کو کریں۔

تلبیہ : مرد بلند آواز سے اور عورتیں دھیمی آواز میں تین مرتبہ تلبیہ یوں پڑھیں۔ **لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک** پھر نماز والا درود شریف اور جو دعا چاہیں پڑھیں۔ وقفہ وقفہ سے حجر اسود پر پہنچنے تک یہ سلسلہ جاری رکھیں۔

خطبات وارشادات مولانا محمد علی جالندھریؒ

سید شمشاد حسین شاہ صاحب

مشاہیرِ اسلام کی ذہانت و فطانت

مختلف طبقات کے لوگوں کی حاضر جوابی اور ذکاوت کے واقعات جو حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف مواقع پر بیان فرمائے تھے' جناب سید شمشاد حسین شاہ صاحب نے ترتیب دیے ہیں' ملاحظہ فرمائیں............﴿ادارہ ختم نبوت﴾

(۱)...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جب ہم لوگوں نے غزوۂ بدر کے لئے کوچ کیا تو ہم نے دو اجنبی لوگوں کو دیکھا جو جاسوسی کی غرض سے ہمارے ساتھ آملے تھے ان میں سے ایک شخص قریش سے تھا اور ایک غلام تھا۔ جب ہم نے ان کا پیچھا کیا تو قریشی تو چھپ گیا اور غلام کو ہم نے پکڑ لیا۔ ہم نے اس سے دشمن لشکر کی تعداد پوچھنی چاہی تو اس نے صرف اتنا کہا کہ واللہ وہ بہت زیادہ ہیں اور بہت طاقتور ہیں ہم نے اس سے تعداد پوچھنا چاہی تو اس نے تعداد نہ بتلائی اسیر کو مارا گیا مگر پھر بھی اس نے صرف اتنا ہی کہا کہ وہ بہت زیادہ ہیں اصل تعداد مجھے معلوم نہیں۔ یہاں تک کہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا جب آپ ﷺ نے اس سے وہی سوال کیا تو اس نے آپ کو بھی وہی جواب دیا۔ اس پر حضور ﷺ نے پوچھا کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ وہ لوگ ایک وقت کے لئے کتنے اونٹ کھانے کے واسطے ذبح کرتے ہیں۔ تو وہ کہنے لگا کہ ''دس اونٹ'' یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ دشمن قوم کی تعداد ایک ہزار ہے کیونکہ ایک اونٹ سو آدمیوں کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

(۲)...... حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ بڑے ہیں یا نبی ﷺ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں اور میں ان سے پہلے پیدا ہوا ہوں۔

(۳)...... ایک بار ایک عورت حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین میرا خاوند بہت عابد اور صالح ہے آپ نے فرمایا اچھی بات ہے۔ پھر اس نے عرض کیا کہ وہ ساری رات عبادت کرتے ہیں اور دن میں روزے رکھتے ہیں اس کے بعد وہ خاموش ہو گئی اور اس پر حیا کا غلبہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں مبارک ہو کہ تمہارا خاوند اتنا اچھا ہے وہ خاموشی سے واپس چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد کعب بن سورؓ جو امیر المومنین کے قریب بیٹھے تھے انہوں نے عرض کیا کہ یہ عورت جو ابھی واپس چلی گئی ہے اس نے کتنے بلیغ انداز میں اپنے خاوند کی شکایت کی ہے آپ نے فرمایا اس نے کیا شکایت کی ہے۔ کعب نے عرض کیا کہ وہ یہ کہنا چاہتی تھی کہ میرے خاوند اتنے صالح اور عابد ہیں کہ ہر وقت نماز روزوں میں مشغول رہتے ہیں اور اس کے حقوق پورے نہیں کرتے۔ حضرت عمرؓ نے اس عورت اور اس کے خاوند دونوں کو طلب فرمایا اور جب وہ دونوں آگئے تو آپ نے کعب سے فرمایا کہ تم ان کا فیصلہ کرو۔ اس نے عرض کیا کہ میں آپ کی موجودگی میں فیصلہ کیسے کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی فطانت کی وجہ سے وہ بات سمجھ گئے جو میں نہیں سمجھ سکا اب فیصلہ بھی تمہیں کرو۔ حضرت کعبؓ نے فیصلہ کیا کہ یہ شخص تین دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے اور بیوی کے ساتھ رہے' اس طرح تین راتیں بے شک مسجد میں رہے نوافل پڑھے مگر چوتھی رات بیوی کے ساتھ گزارے اور اس کا حق ادا کرے۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے کس بنا پر یہ فیصلہ کیا تو انہوں نے عرض کیا! قرآن میں آتا ہے فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنی وثلاث و رباع ''اگر ایک شخص کی چار بیویاں ہوں تو ہر بیوی کا نمبر چوتھے روز آئے گا۔'' اس کا مطلب ہے کہ ہر عورت تین روز تو خاوند کے بغیر گزار سکتی ہے مگر چوتھے روز اس کا حق بنتا ہے کہ خاوند اس کے پاس موجود ہو۔ یہ جواب سن کر حضرت عمرؓ نے

فرمایا واللہ یہ فیصلہ میرے لئے پہلے نکتہ سے بھی زیادہ عجیب ہے۔ اس واقعہ کے بعد ہی آپ نے حضرت کعبؓ کو بصرہ کا قاضی بنایا اور انہیں بصرہ روانہ فرمایا۔

(۴)...... شاہ فارس کا مشہور سپہ سالار ہرمزان تستر کے علاقہ کا انچارج تھا جب حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی قیادت میں مسلمان وہاں پہنچے تو وہ قلعہ بند ہو کر بیٹھ گیا مسلمانوں نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ جب محاصرے نے طول پکڑا تو وہ لوگ اس شرط پر قلعہ سے باہر آ گئے کہ ہمارا فیصلہ امیر المومنین حضرت عمرؓ کریں گے ان کے سوا ہمیں کسی کا فیصلہ منظور نہیں۔ چنانچہ ہرمزان اور اس کے ساتھ بارہ بڑے سرداروں کو مدینہ منورہ روانہ کر دیا گیا۔ ان لوگوں نے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ سنہری پٹکے باندھے ہوئے تھے اور ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ جب یہ لوگ مدینہ منورہ پہنچے تو لوگ انہیں دیکھ کر تعجب کرنے لگے' انہیں سیدھے حضرت عمرؓ کے مکان پر لے جایا گیا' مگر امیر المومنین اس وقت گھر پر موجود نہ تھے۔ تلاش کرنے پر پتہ چلا کہ آپ مسجد میں سو رہے ہیں۔ چنانچہ مسجد میں ہی ان لوگوں کو لایا گیا۔ ہرمزان نے حضرت عمرؓ کو سوتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ یہ تمہارے بادشاہ ہیں اور ان کا کوئی دربان یا پہرہ دار بھی نہیں' مسلمانوں نے اس کو بتلایا کہ ہمارے امیر المومنین کو کسی پہرے دار کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے نگہبان اللہ تبارک وتعالیٰ ہیں۔ چنانچہ ہرمزان حیران ہوا اور کہنے لگا کہ مبارک بادشاہ ہیں' اتنے میں حضرت عمرؓ بیدار ہو گئے اور آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کر کے ان کو دعوت و تبلیغ کی مگر وہ ایمان نہ لائے اس پر حضرت عمرؓ نے ان کے قتل کا حکم دے دیا اور ہرمزان جو سب کا سردار تھا اسے خود قتل کرنے کے لئے تلوار منگوائی جب حضرت عمرؓ نے تلوار سونتی تو ہرمزان نے کہا کہ امیر المومنین مجھے پیاس لگی ہے میری خواہش ہے کہ مرنے سے پہلے پانی پی لوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہاں تم پانی پی سکتے ہو جب پانی کا پیالہ اس کو دیا گیا تو اس نے کہا کہ تلوار میرے سامنے ہے اس حال میں کیسے پانی پی سکتا ہوں اور مجھے کیا پتہ کہ پانی پیتے پیتے ہی مجھے قتل کر دیا جاوے۔ حضرت عمرؓ نے تلوار کو نیام میں دے لیا اور فرمایا تم اطمینان سے پانی پی سکتے ہو اور جب تک تم یہ پانی نہ پی لو گے تمہیں قتل نہیں کیا جائے گا۔ ہرمزان نے یہ سنتے ہی پانی کو زمین پر گرا دیا امیر المومنین نے فرمایا یہ تم نے یہ کیا کیا؟ اس نے کہا اب آپ مجھے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ آپ مجھے یہ پانی پینے تک امان دے چکے ہیں اور یہ پانی تو اب مٹی میں جذب ہو چکا نہ یہ پانی پینا ممکن ہے اور نہ ہی قتل واقع ہو گا۔ امیر المومنین نے فرمایا میری یہ تو مراد نہ تھی۔ اس پر وہاں موجود حضرت زبیرؓ' حضرت انسؓ اور حضرت ابو سعیدؓ نے تصدیق کی کہ واقعی آپ اس کو پانی پینے تک امان دے چکے تھے اور اب وہ پانی جو پھینکا جا چکا ہے' اس کا پینا نا ممکن ہے چنانچہ آپ اس کو قتل نہیں کر سکتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس کو خدا سمجھے اس نے اس طرح امن حاصل کر لیا کہ میں مطلع نہ ہو سکا ہرمزان پر اس واقعہ کا بہت اثر ہوا وہ کہنے لگا کہ عام طور پر بادشاہ کے ہمراہی بادشاہ کی ہی تصدیق کرتے ہیں اور اس کی مرضی کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالتے مگر یہاں کا حال ہی نرالہ ہے۔ امیر المومنینؓ کے ساتھیوں نے مجھ اجنبی کی حمایت کی اور انصاف پر قائم رہے چنانچہ میں اسلام قبول کرتا ہوں اور دل سے اس دین کے سچے ہونے کی گواہی دیتا ہوں چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ نے اس کو کلمہ پڑھایا اور حلقہ بگوش اسلام کیا۔ بلکہ اسے اپنی مصاحبت میں رکھا اور ایک موقع پر اس سے فرمایا کہ ان مغازی کے بارے میں تم سے مشورہ لینا چاہتا ہوں۔ تم اپنا مشورہ دو تو وہ کہنے لگا کہ مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار جتنی قوتیں ہیں ان کی مثال ایک اڑنے والے پرندے کی سی ہے' جس کا ایک سر ہے دو پر ہیں اور دو ٹانگیں ہیں۔ تو اگر اس پرندے کا ایک پر توڑ دیا جاوے یا ٹانگ توڑ دی جاوے پھر بھی وہ تھوڑا بہت اڑ کر گزارہ کر سکتا ہے' لیکن اگر سر ہی ختم ہو جائے تو پھر جانور کا بچنا مشکل ہے۔

اس وقت دشمنان اسلام میں تین بڑی قوتیں ہیں جن میں سر تو کسریٰ ہے ایک بازو قیصر ہے جبکہ دوسرا بازو فارس ہے' لہٰذا آپ کسریٰ پر چڑھائی کریں تاکہ ان کا سر ہی کچل دیا جاوے۔

(۵)...... فرمایا کہ بادشاہوں کے درباریوں اور وزراء کے طور طریق بادشاہ کے مزاج کے مطابق ہوتے ہیں۔ ادب آداب کو خوب سمجھتے ہیں۔ بات کرنے کا سلیقہ آتا ہے' بری خبر کو بھی اچھے انداز میں پیش کرتے ہیں' اس سلسلہ میں ایک واقعہ بتایا' فرمایا ہے کہ ایک بادشاہ کو کبوتر اڑانے

کا شوق تھا۔ جہاں کہیں کبوتروں کی پرواز کا مقابلہ ہوتا۔ بادشاہ کے کبوتر بھی حصہ لیتے چنانچہ ایک بار کسی مقابلہ میں بادشاہ نے اپنا کبوتر ایک وزیر کے ہمراہ بھیجا اور وزیر کو تاکید کی کہ جونہی مقابلہ ختم ہو مجھے جلدی سے کسی پیغام پہنچانے والے کے ذریعہ نتیجہ کی خبر دینا۔ چنانچہ مقابلہ ہوا اور بادشاہ کا کبوتر دوسرے نمبر پر آیا اب اس خبر کو وزیر نے ان الفاظ میں ادا کیا کہ "بادشاہ سلامت کا کبوتر بہت خوب اڑا' شاندار مقابلہ کیا اور جب واپس آیا تو اس شان سے آیا کہ ایک دربان اس کے آگے آگے تھا' یعنی پہلے نمبر پر آنے والے کبوتر کو دربان کا نام دے کر بات کو سنوار دیا اور کتنے اچھے انداز سے بتلا بھی دیا کہ ہمارا کبوتر دوسرے نمبر پر رہا۔"

(۲)...... اس طرح ایک بار اکبر بادشاہ کا یہ قصہ سنایا کہ ایک رات کو کسی وقت اکبر نے کوئی خواب دیکھا جونہی اس کی آنکھ کھل گئی اور کمرے کے گھپ اندھیرے میں اسے قبر کا خیال آیا۔ قبر کا خیال آتے ہی اس پر وحشت طاری ہوئی اور اس نے سوچا کہ اب تو محل میں نوکر چاکر موجود ہیں میرے تالی بجانے پر سب حاضر ہو جاویں گے اور شمعیں روشن کر دیں گے مگر قبر میں کیا ہوگا وہاں تو نہ کوئی نوکر ہوگا نہ خادم بس اس خیال کے آنے کے بعد اکبر کی دوبارہ آنکھ نہ لگی اور اسی خیال میں صبح ہو گئی۔ صبح جب دربار لگا اور اکبر دربار میں آیا تو اکبر کا وزیر بیربل جو ہندو تھا۔ اس نے بادشاہ کا چہرہ دیکھتے ہی بھانپ لیا کہ آج بادشاہ کی طبیعت پر کسی ناخوشگوار واقعہ کا اثر ہے۔ چنانچہ موقعہ ملتے ہی عرض کیا کہ آج کیا بات ہے چہرے پر وہ بشاشت نہیں جسے دیکھ کر ہم باغ باغ ہو جاتے ہیں تو اکبر نے کہا کہ ہاں! بیربل آج رات کو اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے قبر کا خیال آیا' اس وقت سے طبیعت پر ایک وحشت اور خوف طاری ہے' یہ بات سن کر بیربل نے کہا کہ آپ تو ماشاءاللہ مسلمان ہیں آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ اس دنیا میں صرف ۶۳ سال زندہ رہے اور ان ۶۳ سالوں میں اس دنیا کو اس قدر منور کر دیا کہ قیامت تک ان کی روشنی باقی رہے گی' زمین کے اندر گئے ہوئے آپ کو ہزار سال کے قریب ہو گئے ہیں۔ بھلا ابھی تک زمین کے اندر کوئی ایسا گوشہ رہ گیا ہوگا جہاں اندھیرا ہو۔ نہیں ہرگز نہیں' زمین کے اندر کا ہر حصہ آپ کے نور سے منور ہو چکا ہوگا اس لئے آپ کو اور کسی بھی مسلمان کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ بادشاہ بیربل کی یہ بات سن کر خوش ہو گیا اور اسے بہت داد دی کہ ایک ہندو ہوتے ہوئے تم نے کتنی اچھی بات کی۔

☆...... ایک بار شرعی قوانین کے بارے میں فرمایا! کہ اسلام دین رحمت اور اس کے قوانین بھی دنیا کے لئے رحمت ہیں کاش ان پر عمل کیا جاتا جس دور میں ان قوانین پر عمل کیا جاتا تھا ہر طرف امن اور سکون کی فضا موجود تھی۔ اب بھی سعودی عرب ایسا ملک ہے' جس میں ان قوانین پر عمل ہو رہا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ امن اور سکون کے اعتبار سے وہ ملک دنیا میں ایک مثال کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب چور کو معلوم ہوگا کہ پکڑے جانے پر ہاتھ کاٹ دیا جاوے گا تو وہ چوری کرتے وقت ہزار بار سوچے گا۔ جس علاقہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے' سال ہا سال تک اس علاقہ میں چوری نہیں ہوتی۔

مگر ہمارے ہاں جو لنگڑا لولا قانون بنا ہوا ہے' اس پر بھی پورا عمل نہیں کیا جا رہا ہے' اسی لئے ہر طرف بدامنی اور بے سکونی کا ماحول ہے۔ اس سلسلہ میں ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک برہمن دھوتی باندھ کر نہا رہا تھا' اس کے قریب سے ایک مسلمان گزرا تو اس نے ازراہ مذاق برہمن کی توند میں انگلی لگا دی' برہمن برافروختہ ہوا اور شور مچایا کر مسلے نے مجھے بھٹ کر دیا چنانچہ اس مسلمان کے خلاف برہمن نے کسی عدالت میں کیس کر دیا۔ جج نے جب کیس پڑھا تو خیال کیا کہ یہ کوئی اتنی سنگین بات تو نہیں' چنانچہ جج نے ان دونوں کو بلایا اور برہمن کے سامنے مسلمان پر آٹھ آنے جرمانہ کر دیا۔ مسلمان نے ایک روپیہ نکال کر جج کی میز پر رکھ دیا اور برہمن کی توند میں ایک انگلی اور لگا دی۔ جج نے ٹوکا اور پوچھا کہ یہ تم نے کیوں کیا؟ تو مسلمان کہنے لگا کہ ایک روپے میں سے آٹھ آنے جرمانہ لینے کے بعد آپ کو آٹھ آنے واپس کرنے تھے' یہ انگلی اس لئے لگا دی ہے تاکہ آپ کو آٹھ آنے واپس نہ کرنے پڑیں۔ آٹھ آنے پہلی انگلی کے رکھ لیں اور آٹھ آنے دوسری انگلی کے رکھ لیں۔ تو جب قوانین میں نرمی برتی جاوے گی تو پھر یوں ہی لوگ دلیر ہوتے چلے جاویں گے ہمارے ہاں چونکہ کسی جرم پر بھی سزا کا صحیح نظام موجود نہیں ہے اس لئے ہر طرف افراتفری اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔

○

حج کرنے کا آسان طریقہ

حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں۔ ایک کا نام حج افراد یعنی صرف حج کرنا اور حج کے ساتھ عمرہ کو نہ ملانا۔ دوسرے طریقہ کا نام ہے حج قران یعنی عمرہ اور حج ملا کر کرنا۔ عمرہ کرنے کے بعد نہ بال کٹوانا اور نہ احرام کھولنا اور ایک ہی احرام میں پہلے عمرہ کرنا اور پھر اسی احرام میں مناسک حج ادا کرنا۔ حج افراد کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ جہاز میں سوار ہونے سے پہلے غسل وضو کرکے احرام باندھ لیا جائے اور دو نفل پڑھنے کے بعد حج کی نیت کرکے تلبیہ یعنی پوری لبیک پڑھی جائے۔ مکہ معظمہ پہنچ کر طواف قدوم کرکے ۸ ذی الحجہ کو منیٰ جاکر مناسک حج حسب دستور ادا کئے جائیں۔ وقوف عرفات' وقوف مزدلفہ کرکے بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد بغیر قربانی کئے بال کٹوا کر احرام کھول دیا جائے۔ کیونکہ قربانی مفرد پر واجب نہیں ہوتی۔ اس کے بعد مناسک حج ادا کرنے کا طریقہ سب کے لئے ایک جیسا ہے اگر عمرہ کرنے کی خواہش ہو تو ۱۳ ذی الحجہ کے بعد کیا جائے۔ حج قران کرنے والے کو قرن کہتے ہیں اس کے لئے بھی ایئرپورٹ سے ہی احرام باندھ لیا جائے۔ دو نفل احرام پڑھ چکنے کے بعد عمرہ اور حج دونوں کی ایک تو نیت کرکے تلبیہ پڑھا جائے۔ مکہ معظمہ پہنچ کر طواف عمرہ اور سعی کرنے کے بعد احرام کھولا جائے نہ بال کٹوائے جائیں ۸ ذی الحجہ تک احرام کی پابندیوں میں رہا جائے اور منیٰ روانگی سے پہلے طواف قدوم کرکے سعی بھی کرلی جائے باقی طریقہ وہی ہے جو حج تمتع والوں کا ہوتا ہے۔ حج کرنے کا تیسرا طریقہ حج تمتع اور کرنے والا متمتع کہلاتا ہے۔ یہ دوسری دو قسموں سے زیادہ آسان ہے اور زیادہ مقبول اس لئے ہے کہ اس میں عمرہ کرکے احرام کھل جاتا ہے اور احرام کی پابندیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ پھر از سر نو ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر مناسک حج ادا کئے جاتے ہیں اور عموماً ۱۰ ذی الحجہ کو رمی۔ قربانی اور حلق' قصر کے بعد احرام کھل جاتا ہے یعنی احرام کی پابندیاں ختم ہوجاتی ہیں اور باقی مناسک حج اپنے سلے ہوئے لباس میں مکمل کئے جاتے ہیں۔

ابو شفقت قریشی سہام

حج کے لئے گھر سے روانگی

بدن سے غیر ضروری بال صاف کریں۔ ناخن تراشیں اور حجامت وغیرہ بنوائیں۔

نفل : غسل یا وضو کرکے مرد دو نفل گھر میں اور دو قریبی مسجد میں اور خواتین گھر میں روزہ مرہ کی طرح نیت کرکے دو نفل ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ یعنی پوری الحمد شریف کے بعد **قل یاایھا الکفرون**○ پوری سورۃ اور دوسری رکعت میں پوری الحمد شریف کے بعد **قل ھو اللہ احد**○ پوری سورۃ پڑھیں۔ دوسری سورتیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ سلام پھیر کر اہل خانہ عزیز و اقارب سفر میں آسانی' سہولت' صحت تندرستی اور بخیریت واپسی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ نوٹ خواتین ایام سے ہوں یا وقت مکروہ ہو تو نفل نہ پڑھیں صرف دعا مانگ لیں۔

مکروہ اوقات : عصر کی نماز کے بعد سے لے کر مغرب تک اور طلوع فجر سے لے کر ایک نیزہ کے برابر سورج نکلنے تک اور عین سر کے اوپر سورج آجائے تو عام نفل۔ تحیۃ المسجد کے نفل اور مقام ابراہیم پر واجب الطواف کی نماز نہ پڑھیں۔

حج تمتع

(عمرہ اور حج کا مجموعہ)

حج کے مہینوں یعنی شوال' ذیقعدہ اور ذالحجہ کے پہلے دس دنوں میں عین میقات سے یا اس سے پہلے احرام باندھ کر پہلے افعال عمرہ یعنی طواف' سعی اور بال کٹوا یا منڈوا کر احرام کھول دینا اور پھر ۸ ذی الحجہ کو مکہ سے احرام باندھ کر افعال حج یعنی وقوف عرفات۔ وقوف مزدلفہ' رمی' قربانی' حلق و قصر کرا کے احرام کھول کر طواف زیارت اور رخصت ہوتے وقت طواف وداع کرنا حج تمتع کہلاتا ہے۔ یعنی پہلے عمرہ پھر حج کرنا۔

عمرہ کے افعال

احرام مع نیت اور تلبیہ شرط (فرض) طواف کعبہ۔ رکن (فرض) سعی (واجب) حلق یا قصر (واجب) اضطباع سنت طواف رمل سنت طواف نوٹ فرض چھوٹ جائے تو عمرہ نامکمل۔ واجب چھوٹ جائے تو دم (بکرا جرمانہ) اور سنت چھوٹ جائے تو ثواب میں کمی ہوگی۔

عمرہ کا طریقہ (حج تمتع کا پہلا حصہ)

احرام(: شرط) حاجی کیمپ یا ایئرپورٹ سے غسل' وضو کرکے تقریباً" دو میٹر لمبی اور ایک میٹر چوڑی (جسامت کے مطابق کم یا زیادہ) سفید ان سلی ایک چادر تہبند' دھوتی یا لنگی کی طرح ناف کے اوپر اس طرح باندھیں کہ ٹخنے ننگے رہیں۔ یا دونوں پاؤں

باقی صفحہ ۲۲

سینٹرل جیل حیدر آباد میں

قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیاں!

واجب القدر عزیزان قدر تمام اہل ایمان مسلمانان فرزندان توحید و غیور مسلمان پروانے ختم نبوت متوجہ ہوں!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

تمام اہل ایمان ساتھی و مسلمان حضرات کی توجہ ہم اسیران سینٹرل جیل حیدر آباد' نہایت ہی اہمیت کے حامل مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں اور تمام غیور مسلمانوں واہل ایمان طبقے سے فوری مداخلت کی استدعا کرتے ہیں۔ عزیزان قدر واہل ایمان ساتھیو! ہم یہ لیٹر جناب تک بڑی مشکل سے پہنچا رہے ہیں یہاں جیل کے اندر قادیانی مرتد ڈاکٹر عبدالوحید اور اس کی سترہ رکنی کابینہ کی سرگرمیاں پچھلے چند مہینوں سے جاری ہیں اور یہ مرتد سترہ رکنی ٹولہ اپنی دولت کے بل بوتے پر اور مختلف سماجی وفلاحی کاموں کے بہانے جیل کے اندر قادیانیت کی بھرپور تبلیغ میں مصروف عمل تھا اور ہے جبکہ آواز اٹھانے پر پہلے بھی جیل انتظامیہ نے ہمیشہ سرد مہری کا مظاہرہ کیا اور اس مرتد ٹولے کی تبلیغ روکنے کی بجائے ان کی سرپرستی جاری رکھی۔ راشی بدعنوان' بدقماش سپرنٹنڈنٹ جیل نصرت مگسی' ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ خالد اور جیلر مرزا فتح علی بیگ نے اس مرتد ٹولے سے بھاری رقم وصول کر کے نہ صرف انہیں جیل میں وی آئی پی سہولتیں دیں' ان کو اسپیشل وارڈ اسپیشل مراعات کے ساتھ دیا بلکہ پوری جیل میں کفریہ عقائد کی تبلیغ کرنے کی اجازت بھی دی اور قادیانیت کا لٹریچر جیل میں پھیلانے میں اس مرتد ٹولے کی معاونت بھی کی۔

یہ کہانی محض یہیں تک محدود نہیں بلکہ سینٹرل جیل کے بدنام ترین نارچ سیل اسپیشل سیکورٹی وارڈ کے کرتا دھرتا بدنام زمانہ بلیک لسٹ چنگیزی ذہنیت رکھنے والے فرعون صفت ظلم کے رسیا جبر و تشدد کے دلدادہ کالو ملاح (جسے اس کی چنگیزیت کی وجہ سے قیدی جیل کا جلاد اور انسانیت کا قصائی بھی کہتے ہیں) طالب پٹھان مسعود جھکڑی حوالدار اور سائیں بخش چانڈیو نئے آنے والے قیدیوں کے لئے ڈیتھ اسکواڈ کی حیثیت رکھتے ہیں' نئے آنے والے قیدی کو جیل میں داخل ہوتے ہی یہ مذکورہ وردی پوش جلاد ٹارچ سیل اسپیشل سیکورٹی وارڈ میں لے جاتے ہیں اور پھر یہ مذکورہ حضرات نئے قیدیوں پر وہ جبر و تشدد کے پہاڑ توڑتے ہیں کہ انسانیت پارہ پارہ نظر آتی ہے' ان حضرات کی ڈیمانڈ پوری کرنے والا قیدی اعلیٰ بدنام ٹارچ سیل سے اور ان انسان نما درندوں کے چنگل سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے اور ان کی ڈیمانڈ پوری نہ کر سکنے والا غریب قیدی کچھ عرصہ ان کا جبر و تشدد برداشت کرنے کے بعد مذکورہ وردی پوش خود ہی اس مظلوم غریب قیدی کو ان مذکورہ وردی پوش فرعونوں کے چنگل سے نکلوا کر اور اسے احسان جتلا کر اپنے چنگل میں پھانس لیتے ہیں اور اس طرح یہ وردی پوش جیالے غریب قیدی کو قادیانیوں کے حوالے کر کے اچھی رقم بٹور لیتے ہیں اور اس طریقے سے جبر و تشدد کا ستایا ہوا قادیانیت اختیار کرنے کو ہی عافیت سمجھتا ہے اس طرح یہ نچلے طبقے کا وردی پوش طبقہ بیوروکریٹ حکام بالا اور تمام شعبہ فکر سے تعلق رکھنے والے نوٹ فرمائیں اور ان مسلمان اساتذہ کرام کو قادیانی ٹولے اور ان کے منظور نظر آفیسروں کے چنگل سے نجات دلائیں مسلمانوں کی مسجد کو دوبارہ آباد کروائیں اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکنے میں اپنا کردار ادا کریں' یاد رہے کہ یہاں مسلمانوں کے تعلیم القرآن کی جگہ دارالقرآن کو بند کر کے سیکورٹی وارڈ کا درجہ دیا گیا ہے اور قادیانیوں کیلئے آئین میں جبکہ یہ بات موجود ہے کہ یہ نہ تو اذان دے سکتے ہیں اور نہ ہی نماز پڑھ سکتے ہیں' یہاں مذکورہ بالا آفیسران نے ان کو مسجد بنانے عمل کر اذان دینے کا آرڈر کر رکھا ہے اور جیل حکام نے مسلمانوں کی مسجد کو بند کروا کے قادیانیوں کو تبلیغ کی مکمل آزادی دے رکھی ہے' جس کی وجہ سے سادہ لوح مسلمان ان کی مسجد میں نماز پڑھنے پر مجبور ہیں (لمحہ فکریہ!)

نوٹ: اگر آپ نے اس لیٹر پر فی الفور ایکشن نہ لیا تو ہم اسیران مسلمانان سینٹرل جیل حیدر آباد یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ مسلمانوں کی مسلمانیت وایمان کی طاقت ختم ہو چکی ہے اور پھر ہم سے جو بن پڑا ہم اسیران کر گزریں گے۔

زندگی اتنی بھی غنیمت نہیں کہ جس کے لئے

عہد کم ظرف کی ہر بات گوارہ کر لیں

منجانب

اسیران سینٹرل جیل

حیدر آباد سندھ

شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ امیر مرکزیہ اور حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مرکزیہ کی اپیل

قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے۔
○ یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
○ تبلیغ، اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
○ اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز، عربی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
○ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
○ صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
○ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
○ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
○ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک میں مجلس کے راہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

کراچی کے احباب نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ اکاؤنٹ نمبر 4387 میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔

قربانی کے جانور کی عمر

بکرا، بکری ایک سال۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال۔ اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ البتہ فربہ بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو۔ اگر ایک سال کے بھیڑ دنبوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

○ قربانی کا جانور بے عیب ہو۔ ○ خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔ ○ کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کے ابتدا ہی سے دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ لنگڑا جانور، دو تین پاؤں پر چلتا ہو یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔ ○ گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں، اگر کوئی اکیلا کر دے تو بھی جائز ہے۔ ○ سنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے قبلہ رو لٹائے تو یہ دعا پڑھے :

انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان
صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین○

○ اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے :

اللهم تقبله منی کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراهیم علیهما السلام

○ قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازے سے تقسیم جائز نہیں۔ ○ حصہ دار سب مسلمان ہوں اگر قادیانی یا لاہوری، مرزائی حصہ دار ہو گا تو سب کی قربانی نہ ہو گی۔ ○ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا تو اس کا کھانا حرام ہو گا۔ ○ قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔ ○ قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ صدقہ میں دینی چاہئے۔ ○ ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لئے اکیلے یا باجماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ مندرجہ ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

○ یکم ذی الحجہ سے لے کر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے تاکہ حج کرنے والوں سے مشابہت ہو جائے۔ ○ نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو مذکورہ بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔ ○ ایک راستے سے جائیں دوسرے سے آئیں۔

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان شہر فون : 514122
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی فون : 7780337